عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

قیمت ۱۰ روپے

جلد: ۲۸ | ۲۹/رجب تا ۶/شعبان ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱/جولائی ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۲۸

اُمّت مسلمہ کو درپیش چیلنجز

طاقت کا استعمال مسائل کا حل نہیں مذاکرات کا راستہ اختیار کرنا چاہیے مولانا فضل الرحمٰن

مغربی میڈیا دینی مدارس کے خلاف معاندانہ رویہ اپنائے ہوئے ہے ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

پاکستانی پارلیمنٹ، رابطۂ عالم اسلامی اور دنیا کی متعدد عدالتوں نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے مولانا اللہ وسایا

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی تفصیلی رپورٹ

ختم نبوت کا انکار کفر ہے، مولانا سعید احمد جلالپوری

اہلِ مغرب میں حجاب کے خلاف مہم

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

سوتیلی ماں کا وراثت میں حصہ

اے ایس، ٹورنٹو (کینیڈا)

س:...... میری والدہ کے نام ایک گھر تھا، ان کے انتقال کے بعد وہ گھر ہم دو بھائی اور تین بہنوں میں تقسیم ہوگیا، والد نے دوسری شادی کی جس سے دو بچے ہیں، والد صاحب نے ہم کو بتائے بغیر اپنا 1/4 حصہ اپنی بیوی کے نام لکھ دیا، جبکہ مکان کی کبھی تقسیم نہیں ہوئی تھی۔ اب والد صاحب کے گزرنے کے بعد میری سوتیلی ماں گھر کا چوتھائی حصہ اپنے نام سمجھ کے اس کو فروخت کرنا چاہتی ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ کسی کو بتائے بغیر وہ اس طرح کرسکتی ہے؟ کیا والد کی جائیداد میں ہم بہن بھائیوں کا حصہ نہیں ہے؟ براہ کرم وضاحت کریں۔

ج:...... آپ کے والد صاحب کو حق حاصل تھا کہ وہ اپنی جائیداد اپنی زندگی میں کسی کو بھی گفٹ، ہبہ اور ہدیہ کرسکتے تھے، اگر والد صاحب نے زندگی میں ایسا کیا ہے تو آپ حضرات کو چاہئے کہ وہ حصہ آپ اپنی سوتیلی ماں کو دے دیں۔

منت کا حکم

عمران خالد خان، کراچی

س:...... اسلامی نقطۂ نگاہ سے منت ماننے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اکثر لوگ خصوصاً خواتین اپنے کام پورے ہونے پر منت مانتی ہیں۔ اگر اس کی منت پوری نہ ہو تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا منت پوری نہ ہونے کی وجہ کوئی گناہ وغیرہ ہوتا ہے یا اس پر کوئی دم واجب ہوتا ہے؟

ج:...... شرعاً منت ماننا جائز ہے، اور جس کام کے پورا ہونے کے ساتھ منت کو منسلک کیا گیا ہے، اس کے پورا ہونے پر منت کا پورا کرنا واجب ہے، لیکن حدیث شریف میں آتا ہے کہ کام تو اللہ کی مرضی اور مشیت سے ہوتے ہیں، کاموں کا ہونا یا نہ ہونا منت پر موقوف نہیں، تاہم منت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بخیلوں سے مال نکلواتے ہیں۔

بچے کے کان میں اذان

اصغر علی، اسلام آباد

س:...... بچے کی پیدائش کے بعد اذان دینے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

ج:...... بچے کو پاک صاف کرکے اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہہ دی جائے۔

س:...... اگر مسجد کا پیش امام زانی ہو اور اسے دو تین افراد ایسا کرتا دیکھ لیں تو اس کا امامت میں نماز پڑھنا کیسا عمل ہے؟

ج:...... شرعی اعتبار سے اس کے پیچھے پڑھی گئی نماز تو صحیح ہے لیکن ایسے شخص کو امامت جیسے پاکیزہ منصب سے الگ کردینا چاہئے اور کسی نیک صالح انسان کو امام بنادیا جائے۔

مولانا سعید احمد جلال پوری

دوسری طلاق

محمد نواز، کراچی

س:...... اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق سب سے بُرا عمل ہے، آج سے چھ سال پہلے میں نے گھر کے حالات کی وجہ سے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تھی، اس کے بعد رشتے داروں کے سمجھانے کے بعد رجوع کرلیا، لڑائی جھگڑے کا سلسلہ چلتا رہا، میں نے اپنی بیوی کو ہر طریقے سے سمجھایا، پانچ ماہ تک اپنے میکے میں رہی، سوچا کہ اب اس کا مزاج ٹھیک ہوگیا ہے، لیکن پہلے سے زیادہ گھر میں فساد برپا کرنا شروع کیا، میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہیں آئی، میں نے اپنے سسر کو حالات سے آگاہ کیا، انہوں نے کہا کہ جو فیصلہ تم کروگے میں تمہارے ساتھ ہوں، جس پر میں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی اور اس کو سمجھایا کہ اگر تم نے اپنا رویہ نہیں بدلا تو پندرہ دن بعد دوسری طلاق دوں گا، اب مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ چھ سال قبل ایک طلاق دی اس کو ملا کر یہ دوسری طلاق ہے، یا پہلی؟

ج:...... یہ دوسری طلاق ہے، رجوع کرنے سے پہلی طلاق ختم نہیں ہوئی۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

ہفت روزہ

ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۸ ۲۹/رجب تا ۶/شعبان ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱/ جولائی ۲۰۰۹ء شمارہ:۲۸

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

اہل مغرب کی حجاب کے خلاف مہم	۵	اداریہ
ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی تفصیلی رپورٹ	۷	مفتی خالد محمود
امت مسلمہ کو درپیش چیلنجز	۱۲	مولانا زاہد الراشدی
مکتوب نیپال	۱۵	محمد اسلام ندوی
انکشاف احوال	۱۹	الحاج ماسٹر محمد عمر
نفس کے پجاری	۱۷	ابو فراز
مرزا قادیانی کے وجوہ ارتداد (۵)	۲۰	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
خبروں پر ایک نظر	۲۴	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ و ایشیائی ممالک: ۴۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر: 8-1363 کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:

35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

درس حدیث

گزشتہ سے پیوستہ

دنیا سے بے رغبتی

انسان کا حشر اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے

اسی طرح آدھی پنڈلی تک تہبند یا پاجامہ، شلوار رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے (جیسا کہ آدھی پنڈلی سے لے کر ٹخنے کے اُوپر تک کی اجازت ہے، اور ٹخنے سے نیچے رکھنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے) بہت سے لوگ اس سنت کو نظرِ حقارت سے دیکھتے ہیں۔ پس یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی ایک سنت کا بھی مذاق اُڑایا یا اس کو حقارت کی نظر سے دیکھا، اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہیں ہوگی، جب تک کہ اس سے توبہ نہ کرے، اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کا جائزہ لے کر دیکھے کہ اس کے کون کون سے افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے مطابق ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے، اور کون کون سے اعمال و افعال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہیں، ان پر توبہ و استغفار کرے، اور آئندہ کے لئے سنتِ نبوی کی پیروی کا عزم کرے۔ اور بدقسمتی سے اگر کسی سنت کو حقیر سمجھا تھا، یا اس کا مذاق اُڑایا تھا تو اس سے بھی توبہ کرے، بلکہ اپنے ایمان کی تجدید کرے۔ دُنیا میں اس نے کوئی احمق نہ دیکھا ہوگا جو اپنے محبوب کی اداؤں کا مذاق اُڑاتا ہو کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ ایسے شخص کے نام کو عشاق کی فہرست میں کبھی جگہ نہیں مل سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کا نام ہے، جو لوگ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اداؤں سے نفرت کرتے ہیں یا مذاق اُڑاتے ہیں، سوچنا چاہئے کہ ان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا واسطہ ہے...؟

اسی طرح جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو چھوڑ کر طرح طرح کی بدعات و خرافات میں مبتلا ہوں، ان کا دعوائے محبت بھی بازارِ قیامت میں بے قیمت ہوگا، اس لئے کسی مسئلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت طریقے کو پشت انداز کرکے لوگوں کی خودتراشیدہ خرافات کو اَپنانا اس بات کی علامت ہے کہ اس شخص کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کی کوئی وقعت نہیں۔ اس لئے بدعت خواہ کتنی ہی معمولی ہو اس کا مرتکب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منحرف ہے، اور وہ کیسی ہی حسین اور عمدہ نظر آتی ہو اس میں نورانیت کا شائبہ تک نہیں، بلکہ سراپا ظلمت ہی ظلمت ہے۔

دُوسری بات اس حدیث میں سمجھنے کی یہ ہے کہ مقبولانِ الٰہی کی معیت و رفاقت نصیب ہونے سے ان کے ہم مرتبہ ہونا لازم نہیں آتا، اس سلسلے میں خاتم المحدثین امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے "خاتم النبیین" میں اس بارے میں عجیب تحقیق فرمائی ہے، اور اس کا ایک اقتباس یہاں نقل کرتا ہوں:

"اگر سلطان را خدم و حشم در منزل و مکان ہمراہ خواہند، نہ در عزت و وجاہت و منزلت و مکانت، پس اشتراک در منزل و ضیافت ہم حقیقت است کہ ساری و متعدی است، نہ وجاہت و منزلت، و معیت را مراتب متنوعہ پیدا شدند در کریمہ "فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ" (الآیۃ) ہمیں معیت متعدیہ ارادہ کردہ اند، و آں ہم مراتب کثیرہ داشتہ باشد، نہ وجاہت منتقہ، و کسے را با اختصاصات خاصہ ہم جمع تواں شد، پس چنانکہ امتیاز سلطان در مثال مذکور باوجود معیت خدم و حشم محفوظ است، ہم چنیں حال فیوضِ نبوت کہ متعدی ہستند، و اصل نبوت کہ متعدی نیست، باید فہمید۔"

ترجمہ: "اگر بادشاہ کی دعوت کریں تو حشم و خدم اور نوکر چاکر بھی (خدمت کے لئے) اسی منزل و مکان میں رہیں گے، لیکن عزت و وجاہت اور منزلت و مکانت میں وہ شریک نہیں، پس ضیافت اور رہائش گاہ میں شریک ہونا بھی ایک حقیقت ہے جو (بادشاہ کے طفیل دُوسروں تک بھی) ساری و متعدی ہے، لیکن وجاہت و منزلت میں شرکت نہیں، نہ یہ ساری و متعدی ہے۔

اور معیت کے بے شمار مراتب ہیں، آیتِ کریمہ: "فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ" میں جس "معیت" کا ذکر ہے، اس سے یہی معیتِ متعدیہ مراد ہے، اور وہ بھی مراتبِ کثیرہ رکھتی ہوگی، وجاہتِ منتقہ میں معیت مراد نہیں۔"

اور کسی کو کسی کے ساتھ رکھنا اور اس کے متعلقین میں سے شمار کرنا ایک وسیع و عریض میدان رکھتا ہے، وہ اختصاصاتِ خاصہ کے ساتھ بھی جمع ہوسکتا ہے، پس جیسا کہ مثالِ مذکور میں بادشاہ کا امتیاز حشم و خدم کی معیت کے باوجود محفوظ ہے، اسی طرح فیوضِ نبوت کے حال کو جو متعدی ہیں، اور اصلِ نبوت کو جو متعدی نہیں، سمجھ لینا چاہئے۔" ("خاتم النبیین" ص:۱۱۹، ۱۲۱، فقرہ:۷۰، اشاعت کردہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان)

حق تعالیٰ شانہٗ اس رُوسیاہ کو بھی اپنے مقبول بندوں کی محبت اور دُنیا و آخرت میں ان کی معیت نصیب فرمائے اور قارئین کو بھی، آمین!

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

اداریہ

اہلِ مغرب کی حجاب کے خلاف مہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

کچھ عرصہ سے امریکا، برطانیہ، فرانس، جرمنی اور دیگر مغربی ممالک انسانی حقوق، آزادیٔ رائے، تہذیب اور قانون کی بالادستی کے نام پر اسلام اور مسلمانوں کے تشخص کو مجروح کرنے کے درپے ہیں۔ ڈنمارک، جرمنی اور دوسرے مغربی ممالک کے اخبارات نے آزادیٔ اظہار کی آڑ میں توہین آمیز خاکے شائع کرکے اپنے خبث باطن کا اظہار کیا۔ مسلمانوں کے ردعمل پر انہیں جنونی، دہشت گرد اور انتہا پسند کے القابات سے نوازا۔ یہ ممالک طاقت اور دولت کے بل بوتے پر مسلم ممالک کا کلچر اور تہذیبی شناخت ختم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ فرانس، جرمنی، آسٹریلیا، ناروے، برطانیہ، بیلجیئم اور اٹلی میں مسلم خواتین کے حجاب پر قدغن لگانے کے لئے باقاعدہ قانون سازی کے منصوبے بنائے جارہے ہیں۔ انسانی حقوق کے منشور میں ہر انسان کو اپنے ضمیر کے مطابق زندگی گزارنے کا پیدائشی حق ہے۔ حقوق نسواں کے علمبردار مسلم طالبات اور خواتین کو اسکارف، نقاب اور حجاب جیسے مذہبی شعار اور بنیادی حق سے محروم کررہے ہیں۔ گزشتہ دنوں فرانس کے صدر نکولس سرکوزی نے تعصب کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: ''برقع پوش خاتون کسی قیدی کی طرح نظر آتی ہے، جسے سربازار اپنا چہرہ چھپانے پر مجبور کیا گیا ہو، ایسی خاتون اپنی شناخت اور انفرادیت کھوچکی ہے جو آزادیٔ نسواں کی کھلی نفی ہے اور فرانس جیسے جمہوری معاشرے میں کسی عورت کو ستر پوشی کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔'' جبکہ آسٹریلوی حکومت نے مسلمان بچیوں کے اسکارف پہن کر اسکول جانے پر پابندی عائد کردی ہے۔ فرانس میں مسلم خواتین کے حجاب پر پابندی لگانے کے لئے قانون سازی کی جارہی ہے، چنانچہ خبر ملاحظہ ہو:

''پیرس (اے ایف پی) فرانس کے قانون سازوں نے بدھ کو فرانس میں برقع پر پابندی عائد کرنے یا نہ کرنے کے حوالے سے سماعت کا آغاز کیا ہے جس میں ان ماہرین سے مدد کرنے کے لئے کہا گیا ہے جنہوں نے کہا تھا کہ فرانس کو سر سے پیر تک پردہ کرنے والی خواتین کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے۔ فرانس نے ۳۲ ارکان پارلیمنٹ پر مشتمل ایک خصوصی پینل تشکیل دیا ہے، جو اس بات پر غور کرے گا کہ مسلم خواتین کو نقاب یا برقع پہننے سے روکنے کے لئے قانون نافذ کیا جائے یا نہیں۔ پہلی سماعت کے موقع پر دو علمی شخصیات نے برقع پہننے کو متروک اسلام کی طرف رجعت قرار دیا اور کہا کہ یہ فرقہ واریت کی طرح کا طرز عمل ہے جو جدید فرانس سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اسلام کے ''ماہر'' عبدنور بیدار نے مکمل نقاب کو ''اسلام کا علم الامراض'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسے سخت گیر سلفیوں نے اختیار کیا ہے جو مسلم خواتین کو

یہ بتاتے ہیں کہ یہ اپنی اصل کی جانب رجوع کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ ماہر علم الابشریات دونیا بوزر نے کہا کہ نقاب اسلامی تاریخ میں ۷۰ سال قبل آیا ہے جبکہ اسلام ۱۴۰۰ سال قبل آیا تھا، انہوں نے کہا کہ ہمیں برقع کو پھیلنے سے روکنے کے طریقے تلاش کرنے چاہئیں خواہ وہ قانون ہو یا کچھ اور یہ بتانا میرا کام نہیں ہے۔" (روزنامہ جنگ کراچی، ۹/ جولائی ۲۰۰۹ء)

اہل مغرب کی اس تعصبانہ مہم کا شاخسانہ ہے کہ جرمنی کی بھری عدالت میں ایک باپردہ مسلم خاتون کو سفاک قاتل نے خنجر کے ۱۸ پے در پے وار کر کے شہید کردیا۔ اخباری رپورٹ کے مطابق ۳۲ سالہ مصری خاتون مروا الشربینی نے گزشتہ سال عدالت میں اپنے جرمن پڑوسی ایلکس کے خلاف مقدمہ درج کروایا تھا، اس نے الزام لگایا تھا کہ وہ گھر کے باہر ایک پارک میں اپنے ڈھائی سالہ بیٹے کے ساتھ کھیل رہی تھی کہ ایلکس نے اسے حجاب میں دیکھ کر دہشت گرد، اسلامسٹ اور مغلظات بکیں، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہرزہ سرائی کی۔ عدالت نے ایلکس کو ۷۸۰ جرمنی مارک جرمانے کی سزا سنائی جس پر مشتعل ہوکر اس جنونی شخص نے بھری عدالت میں تین ماہ کی حاملہ مروا الشربینی کو اس کے ڈھائی سالہ بیٹے کے سامنے خنجر کے پے در پے وار کر کے شہید کردیا۔ مروا کے شوہر نے آگے بڑھ کر اپنی بیوی کو بچانے کی کوشش کی تو موقع پر موجود پولیس نے چار گولیاں مار کر شوہر کو شدید زخمی کردیا جبکہ مشتعل مجرم نے بھی اس کے شوہر کے جگر اور پیٹ پر خنجر کے وار کئے۔ مصری اخبارات اور عوام اس اندوہناک واقعہ پر سراپا احتجاج ہیں جبکہ اس افسوس ناک اور دلخراش واقعہ کی جرمن اخبارات اور الیکٹرونک میڈیا نے کسی بھی سطح پر کوریج نہیں کی۔ مغربی میڈیا نے بھی مکمل خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔ نام نہاد بنیادی انسانی حقوق کی تنظیموں نے چپ سادھ لی ہے۔ عالمی حقوق نسواں کے علمبردار ایک مسلم خاتون کے بہیمانہ قتل پر مہر بہ لب ہیں۔ اگر قتل کسی یہودی یا عیسائی عورت کا ہوا ہوتا تو طوفان اٹھالیا جاتا۔ سوات میں ایک لڑکی پر کوڑوں کی نام نہاد فلم پر مشتعل ہونے والے اسلام آباد سے کراچی تک لاکھوں کی تعداد میں بڑے بڑے بینرز اٹھائے احتجاجی جلوس نکالنے والوں کو ایک باپردہ مسلم خاتون کا خون ناحق نظر نہیں آیا؟ اس سفاکانہ قتل کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے، یہ مغرب میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جذبات کا ثبوت ہے، جس کا تدارک ہونا چاہئے۔ تمام مسلم ممالک کو متحد ہوکر حکومت اور سفارتی سطح پر جرمن حکومت سے مؤثر احتجاج کرنا چاہئے اور سنگدل قاتل کو قرار واقعی سزا دلوانی چاہئے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

کم آمدنی کی پریشانی دور کرنے کی آسان تدبیر

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

"والد صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ آمدنی بڑھانا آدمی کے اختیار میں نہیں اور خرچ کم کرنا انسان کے اختیار میں ہے، لہٰذا خرچ کم کر کے قناعت اختیار کرلو، انشاء اللہ تعالیٰ کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ پریشانی اس لئے ہوتی ہے کہ تم نے پہلے اپنے ذہن میں یہ منصوبہ بنالیا کہ اتنی آمدنی ہونی چاہئے، جب اتنی آمدنی نہیں ہوئی تو پریشانی شروع ہوگئی۔ لیکن اگر تم نے اپنا خرچ کم کر کے اپنی زندگی کو سادہ بنالیا اور اپنے آپ کو اس کے مطابق ڈھال لیا اور یہ سوچ لیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کم دیا ہے تو کم پر گزارا کرلوں گا اور زیادہ دیا ہے تو اس کے مطابق گزارا کرلوں گا اور اس کے نتیجے میں اپنی آمدنی پر مطمئن ہوگئے تو پھر بس راحت اور عیش کی زندگی گزرے گی، اسی کا نام قناعت ہے۔"

قناعت کے حصول کی دعا

"اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْهِ۔" (مستدرک حاکم، کتاب الدعا)

ترجمہ: "اے اللہ! جو کچھ آپ نے مجھے رزق عطا فرمایا ہے، اس پر مجھے قناعت عطا فرما اور اس میں میرے لئے برکت عطا فرما۔"

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.EMAKTABA.INFO

برطانیہ میں عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

چوبیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں انگلینڈ کے مختلف شہروں کے ہزاروں مسلمانوں کی شرکت

☆طاقت کا استعمال مسائل کا حل نہیں بلکہ مذاکرات اور دلیل کا راستہ اختیار کرنا چاہئے: مولانا فضل الرحمن

☆اسلام اور قادیانیت ایک دوسرے کی ضد ہیں، مغربی میڈیا دینی مدارس کے خلاف معاندانہ رویہ اپنائے ہوئے ہیں: ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

☆پاکستانی پارلیمنٹ، رابطہ عالم اسلامی اور دنیا کی متعدد عدالتوں نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے: مولانا اللہ وسایا

☆ختم نبوت کا انکار بھی کفر ہے: مولانا سعید احمد جلال پوری

رپورٹ مفتی خالد محمود

پہلی نشست

برمنگھم..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چوبیسویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس 12 / جولائی 2009ء بروز اتوار سینٹرل مسجد بیلگریو روڈ برمنگھم میں منعقد ہوئی، جس میں پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، جرمنی، بیلجیئم، ناروے کے علاوہ یو کے مقامی علماء کرام، اسکالرز، ممبران پارلیمنٹ، کونسلرز اور مندوبین اور ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔

کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز قاری قمر الزمان کی تلاوت سے ہوا، بارگاہ رسالت میں ہدیہ نعت قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے رئیس حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر نے کانفرنس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام اور قادیانیت ایک دوسرے کی ضد ہیں لیکن قادیانی برطانیہ، امریکا اور یورپ میں قادیانیت کو حقیقی اسلام باور کرا کر دنیا کو دھوکا دینے کی کوشش کر رہے ہیں، امت مسلمہ انہیں اس جعل سازی میں کامیاب نہیں ہونے دے گی، انہوں نے مزید کہا کہ اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے وہ رحمت للعالمین کی تعلیمات کا علمبردار ہے جو سراسر رحمت وشفقت پر مشتمل ہیں، اسلام نے اس دنیا کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی عطا کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیروکار کبھی دہشت گرد نہیں ہوسکتا، انہوں نے کہا کہ دینی مدارس دین کے قلعے اور اسلام کے محافظ ہیں، ان مدارس میں قرآن وحدیث کا درس دیا جاتا ہے یہ انسان سازی کے کارخانے ہیں، جہاں لوگوں کو انسانیت کا درس دیا جاتا ہے اور انہیں حقیقی معنوں میں انسان بنایا جاتا ہے۔ دینی مدارس اور ان میں پڑھنے اور پڑھانے والے علماء، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے علمبردار ہیں، دینی مدارس پر دہشت گردی میں ملوث ہونے کا الزام سراسر جھوٹ ہے، مغربی میڈیا دینی مدارس کے خلاف معاندانہ رویہ اپنائے ہوئے ہے، آج تک کسی مدرسے سے نہ اسلحہ برآمد ہوا ہے، نہ وہاں کوئی ٹریننگ دی جاتی ہے اور نہ ہی مدارس پر دہشت گردی کا الزام آج تک ثابت کیا گیا ہے۔ ان دینی مدارس کا امن پسندانہ کردار کسی سے مخفی نہیں یہ مدارس کسی خفیہ جگہ قائم نہیں ہوتے بلکہ شہر میں آبادی کے درمیان قائم ہیں اور ان کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں جو جب چاہے ان مدارس کا معائنہ کرسکتا ہے اور وہاں کیا تعلیم دی جاتی ہے اس کا کھلی آنکھوں مشاہدہ کرسکتا ہے۔

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور ایمان کے لئے ضروری ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مانا جائے اور آپ کو آخری نبی ماننے کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی کسی شکل میں نہیں آئے گا، نہ ظلی شکل میں نہ بروزی شکل میں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو حضور کا بروز اور ظل ماننا اور کسی شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا جنم یا دوسرا روپ ماننا بھی عقیدہ ختم نبوت کا انکار ہے۔ قادیانی عقائد کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ ماننے اور سمجھنے پر رکھی گئی ہے، اسی لئے مرزائی اور قادیانی مذہب میں نئے کلمے کی ضرورت نہیں بلکہ وہی کلمہ پڑھتے ہیں اور محمد رسول اللہ سے (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد مراد لیتے ہیں۔ مرزا غلام احمد نے مہدی، مسیح موعود ہونے کے دعوے کئے اور آخر میں نبوت کا دعویٰ کیا، مرزا غلام احمد نے اپنے آپ کو محمد رسول اللہ کہا، بلکہ اپنے آپ کو ان

سے بڑھ کر بتایا۔ مرزا غلام احمد نے اللہ تعالیٰ کی توہین کی، انبیاء کی توہین کی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی، صحابہ کرامؓ کی توہین کی، ان عقائد ونظریات کی بنا پر ہم مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور اب تو پارلیمنٹ، رابطہ عالم اسلامی اور دنیا کی متعدد عدالتوں نے بھی ان کو مسلمانوں سے علیحدہ ایک غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے، انہوں نے کہا کہ مرزائی اپنے آپ کو مسلمان کہنا اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنا چھوڑ دیں، انہیں اسلام کا نام لینے اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں مرزائیوں نے دھوکا دہی اور فریب کاری سے مسلمانوں میں جو ارتدادی سرگرمیاں شروع کر رکھی ہیں وہ اس سے باز آجائیں ورنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ان کا ہر جگہ تعاقب کریں گے۔

مولانا سعید احمد جلال پوری نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت قرآن کریم کی سو آیات، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سو احادیث سے ثابت ہے اور امت مسلمہ کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا ہے، اس لئے اس پر ایمان لانا ضروری ہے، جس طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کو ماننا ضروری ہے اور ان کا انکار کفر ہے کیونکہ یہ ارکان قرآن وحدیث سے ثابت ہیں، اسی طرح ختم نبوت کا انکار بھی کفر ہے، انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت وراہنمائی کے لئے انبیاء علیہم السلام کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کیا تھا وہ سلسلہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آکر ختم ہوگیا، اب آپؐ کے بعد کسی نبی اور نبوت کی گنجائش نہیں، آپؐ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مفتی محمود الحسن نے کہا کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمانوں پر اٹھالیا ہے اور قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے لیکن وہ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے دنیا میں آئیں گے، دجال کو قتل کریں گے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر نہ صرف یہ کہ خود عمل کریں گے بلکہ اس شریعت کو روئے زمین پر نافذ کریں گے۔ قادیانیوں کی جانب سے وفات مسیح کا عقیدہ رکھنا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود خیال کرنا انتہائی باطل اور لغو ہے۔

مفتی سہیل احمد نے کہا کہ نبوت ایک عظیم منصب ہے جو انبیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا، کوئی شخص اپنی مرضی اور اپنی محنت، اپنی عبادت و ریاضت سے نبی نہیں بن سکتا ہے بلکہ نبی اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہوتا ہے، نبی ہمیشہ سچا ہوتا ہے، اس کی پیشین گوئیاں سچی ہوتی ہیں اور نبی اخلاق وکردار میں سب سے اونچا اور سب سے ممتاز ہوتا ہے جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ اس نے بہت سے پیشین گوئیاں کیں مگر ان میں ایک بھی ثابت نہ ہوئی اور وہ ہمیشہ جھوٹا ثابت ہوا، اس کا اخلاق وکردار ایسا تھا کہ اسے ایک شریف انسان کہنا بھی مشکل ہے چہ جائیکہ اسے نبی مان لیا جائے، اس کی زندگی اور اس کا اخلاق وکردار خود اسے جھوٹا ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

مفتی خالد محمود نے کہا کہ قادیانیت کو لوگ دوسرے فرقوں کی طرح ایک فرقہ سمجھتے ہیں، حالانکہ قادیانیت درحقیقت نبوت محمدی کے خلاف ایک بغاوت ہے۔ اس نے نبی کے مقابلہ میں نبی کھڑا کیا بلکہ سابقہ تمام انبیاء سے اسے افضل بتایا، اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلال یعنی پہلی رات کا چاند اور مرزا غلام احمد قادیانی کو بدر کامل یعنی چودھویں رات کا چاند کہا، اس نے قرآن کریم کے مقابلہ میں اپنی کتاب بنائی جس کا نام تذکرہ ہے، اس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مقدس جماعت کے مقابلہ میں مرزا کے ماننے والوں کو صحابہ کہا، اس نے خلفائے راشدین کے مقابلہ میں اپنے خلفاء بنائے، اس نے امہات المومنین کے مقابلہ میں مرزا کی بیوی کو ام المومنین کہا اور مدینہ کے مقابلہ میں قادیان کو مقدس جگہ قرار دیا، قادیان کے دورے کو حج کے برابر

مولانا عبدالحمیدؒ کا سانحہ ارتحال

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے بانی حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے خلیفہ مجاز اور جامعہ کے سابق مہتمم مولانا مفتی احمد الرحمنؒ کے ماموں حضرت مولانا عبدالحمید صاحبؒ ۲۹/ جون ۲۰۰۹ء کو قضائے الٰہی سے انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولانا عبدالحمیدؒ ۱۹۲۷ء میں بہودی ضلع اٹک میں پیدا ہوئے۔ ۶ سال کی عمر میں اپنی ہمشیرہ صاحبہؒ (والدہ حضرت مفتی احمد الرحمنؒ) کے ہمراہ سہارن پور تشریف لے گئے، وہاں ہی قرآن کریم حفظ کیا اور ابتدائی کتب بھی سہارن پور ہی میں پڑھیں۔ تقسیم ہند کے بعد انہی حضرات کے ساتھ خیر المدارس ملتان آگئے۔ چار سال تک یہیں کتابیں پڑھیں پھر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے حکم پر ٹنڈوالہ یار تشریف لے گئے۔ غالباً ۵۱۔۱۹۵۲ء میں دورۂ حدیث سے فارغ ہوکر حضرت بنوریؒ کے ایماء پر ٹنڈوالہ یار میں ہی ایک مسجد میں خطیب مقرر ہوئے اور زندگی بھر کہیں اور جانے کے خواہش مند نہ ہوئے۔ گزشتہ چار پانچ سال سے بیماری کی وجہ سے اپنے گاؤں بہودی میں قیام پذیر تھے، اور وہیں سے سفر آخرت پر تشریف لے گئے۔ اللہ جل شانہ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے ساتھ اپنی رضا ورضوان کا معاملہ فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

قرار دیا، گنبد خضرا کے مقابلہ میں گنبد بیضا بنایا۔ غرضیکہ دین اسلام کی ایک ایک چیز کے مقابلہ میں ایک ایک چیز گھڑ کر پورا ایک متوازی دین بنایا۔

برطانیہ کے امیر مولانا حافظ نگین نے کہا کہ قادیانیت کا فتنہ قادیان (بھارت) میں پیدا ہوا، پاکستان بننے کے بعد یہ فتنہ پاکستان میں منتقل ہوا، جب پاکستان کی پارلیمنٹ نے ۱۹۷۴ء میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس منظور ہوا تو یہ فتنہ انگلینڈ اور یورپ منتقل ہوگیا اور اس نے یہاں آکر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے سادہ لوح مسلمانوں میں ارتدادی سرگرمیاں شروع کردیں، لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہر جگہ ان کا مقابلہ کیا۔ مجلس یہاں بھی ان کا تعاقب جاری رکھے گی اور مسلمانوں کو ان کی ارتدادی سرگرمیوں سے محفوظ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔

امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کے ترجمان مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کانفرنس کے مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم پاکستان سے ہر سال یہاں آکر سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کرتے ہیں، چونکہ یہ فتنہ ہندوستان میں پیدا ہوا اور پاکستان میں پروان چڑھا اس لئے پاکستان کے علماء اس فتنہ سے بخوبی واقف ہیں اور وہ پاکستان سے آکر آپ کو اس فتنہ کی شر انگیزی سے آگاہ کرتے ہیں، ان کے نظریات کے بارے میں بتاتے ہیں، ان کی سرگرمیوں اور ان کے مکر وفریب سے آگاہ کرتے ہیں، یہ کانفرنس منعقد کرکے درحقیقت ہم اسلام کے چوکیدار کا فریضہ انجام دیتے ہیں، جو رات کے اندھیرے میں چکر لگاتا اور وقفہ وقفہ سے اہل محلہ کو خبردار رکھتا ہے، اسی طرح ہم یہاں آکر ایک صدا لگاتے ہیں اور آپ کو بیدار کرتے ہیں، اس کے بعد آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ پورے سال بیدار رہیں اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور اس فتنہ سے آگاہی حاصل کرتے رہیں۔ انہوں نے امیر مرکزیہ کی طرف سے پیغام دیا کہ امت کو یہ شرف حاصل رہا ہے کہ یہ امت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے دفاع میں بہت حساس اور غیرت مند رہی ہے، میں تمام مسلمانوں سے عموماً اور علماء کرام سے خصوصاً یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اس امت کے ہراول دستے کی حیثیت سے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں اور خطباء و ائمہ مساجد سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ مہینہ میں کم از کم ایک جمعہ اس عقیدہ کی اہمیت اور قادیانیت کے فتنہ کے لئے مختص کردیں تاکہ عوام الناس کو اس سے آگاہی ہو، دیگر مقررین نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امت مسلمہ ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے جان قربان کرنا ہر مسلمان اپنے لئے سعادت سمجھتا ہے، اسلام ایک کامل ومکمل دین ہے، اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے، جس نے بے انتہا مخالفت اور غلط پروپیگنڈے کے باوجود اپنے ہمہ گیریت ثابت کردی ہے، پوری دنیا میں اسلام قبول کرنے کی شرح میں پہلے کی نسبت کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے اور یہ شرح روز بروز بڑھتی جارہی ہے، یہ اسلام کی جامع تعلیمات کی اثر انگیزی ہے۔ آج مسلمانوں اور اسلام کو مٹانے کی سرتوڑ کوششیں کی جارہی ہیں مگر اس سے پہلے بھی یہ کوششیں بار آور نہ ہوسکیں اور آج مسلمانوں کو کرۂ ارضی سے مٹانے کی ہر کوشش ناکام ثابت ہوگی۔ آج مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کیا جارہا ہے، انہیں دہشت گرد ثابت کرنے پر بھرپور زور دیا جارہا ہے مگر اسلام اور مسلمانوں کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں، کیونکہ اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے، اسلام نہ صرف انسانوں کے درمیان رحمت، شفقت کا تعلق قائم کرتا ہے، ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی اور ایک دوسرے کے احترام کا حکم دیتا ہے، بلکہ جانوروں پر بھی رحم کا درس دیتا ہے۔ مسلمانوں پر دہشت گردی میں ملوث ہونے کے الزامات یکطرفہ اور قطعاً بے بنیاد ہیں، اسلام دشمن طاقتیں خود دہشت گردی اور انتہاپسندی میں ملوث ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امت مسلمہ ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ مسلم ممالک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی لگائیں اور انہیں اسلامی اصطلاحات کو استعمال کرنے اور اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے سے روکا جائے، کیونکہ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے مقابلہ میں ایک جھوٹی نبوت کے ماننے کی وجہ سے اسلام کے دائرہ سے خارج ہوچکے ہیں۔

کانفرنس کی اس نشست سے مفتی محمد اسلم، قاری اسماعیل رشیدی، مولانا اسلام علی شاہ، مولانا شمس الحق مشتاق، مولانا شفیق الرحمن کینیڈا، مولانا محمد ایوب سورتی برطانیہ، قاری فیض اللہ چترالی، حافظ محمد ایوب، حافظ شبیر احمد سہارن پوری اور طہٰ قریشی نے بھی خطاب کیا، اس نشست کی صدارت مولانا فضل الرحمن درخواستی نے کی اور ان کی دعا پر اس نشست کا اختتام ہوا۔

دوسری نشست

دوسری نشست سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت ہم تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے مگر ہم اپنے مسائل میں اس قدر گھرے ہوئے ہیں کہ ہمیں اس کی طرف توجہ دینے کی فرصت نہیں ملتی لیکن مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء ہر میدان اور ہر خطۂ زمین پر اس عقیدہ کی حفاظت کے لئے سرگرم عمل ہیں اور آج کی یہ کانفرنس بھی اسی کا حصہ

ہے، انہوں نے کہا کہ اللہ نے ہدایت اور گمراہی کو جدا جدا کرکے بتادیا اور واضح کردیا ہے اب انسان جس راستہ کو چاہے اختیار کرے لیکن ہر راستہ کے انجام سے بھی اسے باخبر کردیا ہے، اسلام میں دعوت و تبلیغ کا جو فریضہ امت کے سپرد کیا گیا ہے، اس کے پیچھے کسی کی نفرت نہیں بلکہ خیر خواہی کا جذبہ ہے کہ کس طرح اس انسان کو جس نے ضلالت اور گمراہی کا راستہ اختیار کرکے اپنے لئے ہلاکت کا راستہ اختیار کیا ہے، اسے اس ہلاکت وتباہی سے بچا کر نجات کے راستہ پر ڈال دے۔ انہوں نے کہا کہ ہم قادیانیت کو ایک فتنہ اور گمراہی تصور کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کو مسلمان ماننے اور اسلام کا فرقہ ماننے کے لئے تیار نہیں اور جب کہ اس فتنہ کی تمام کوشش مسلمانوں کو کافر بنانا ہے اور ان کا یہ کام ہے کہ وہ مسلمانوں کو اسلام کے دائرہ سے باہر دھکیل رہے ہیں۔ ان حالات میں مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچانا ہمارا ایک بہت بڑا فریضہ بن جاتا ہے، ہم تمام انبیاء کو مانتے ہیں اور ان انبیاء کی دعوت بھی ایک ہے تو پھر ہمارا کسی سے جھگڑا نہیں لیکن بات یہ ہے کہ اللہ کی خلافت کے لئے انبیاء کرام آتے رہے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور دین مکمل ہوچکا ہے تو جب دین مکمل ہوچکا تو اب کسی نئے نبی اور دین کی ضرورت نہیں اور کسی نئی کتاب ہدایت کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کتاب کے ساتھ اس کو سمجھانے کے لئے ایک معلم کو بھی بھیجا۔ یہی وجہ ہے جو صرف کتاب پڑھ کر بغیر معلم کے سمجھنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ گمراہ ہوجاتا ہے۔ جتنے بھی فتنے پیدا ہوئے ان کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے کتاب کو اپنی عقل سے سمجھنے کی کوشش کی تو گمراہ ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ جھگڑا اقرار سے نہیں انکار سے پیدا ہوتا ہے ہم مسلمان تمام انبیاء کو مانتے ہیں ہماری طرف سے اقرار ہے تمہاری طرف سے انکار ہے، اس سے جھگڑا پیدا ہوتا ہے، اس کے ساتھ ہم یہ بھی کہتے ہیں اگر کسی نے شکار کرنا ہے تو وہ شکاری کے لباس میں شکار کرے پارسا کے لباس میں نہیں ہم مغرب سے کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی مسلمانوں کے لباس میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کررہا ہے، اور پوری دنیا ان کی سرپرستی اور حمایت کررہی ہے اور مسلمانوں سے غیروں کا سا سلوک کررہی ہے اور اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش کررہی ہے، اسے اصل صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے، ہم دلیل کی بات کرتے ہیں، ہم مذاکرات سے مسائل حل کرنے کی بات کرتے ہیں، لڑائی جھگڑا اور طاقت کا استعمال مسائل حل نہیں ہوگا۔ جہاد ایک مقدس لفظ اور مقدس مفہوم رکھتا ہے یہ جہاد، فساد کو ختم کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے نہ کہ فساد پیدا کرنے کے لئے۔ انہوں نے کہا کہ حق بات کہنا، حق بات سننا، اپنی عبادات پر عمل کرنا بھی جہاد ہے کیا اسے بھی فساد کہا جائے گا، حقائق کو کیوں تبدیل کیا جارہا ہے؟ میں کہتا ہوں کہ چند نوجوان قبائل میں بندوق اٹھاتے ہیں تو میڈیا ان کو پیش کرکے یہ تاثر لیتے ہیں کہ اگر یہ اسلام ہے تو ہمیں اسلام قبول نہیں، میں کہتا ہوں یہ سوڈیڑھ سو افراد کو تو آپ میڈیا پر پیش کرتے ہیں مگر دینی جماعتیں اور پارلیمنٹ میں علماء کرام جو اسلام کے لئے کوششیں کرتے ہیں تو انہیں میڈیا پر کیوں پیش نہیں کیا جاتا؟ ہمارا آئین کہتا ہے کہ ملک کا قانون قرآن وسنت کے تابع ہوگا اور اس کے مطابق قانون سازی کی جائے گی اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر قانون سازی کے لئے حکومت اور پارلیمنٹ کے حوالے کی جاچکی ہیں، لیکن اس پر کوئی قانون سازی نہیں کی جاتی تو کیا یہ جرم نہیں؟ اگر ایک شخص کو اس کے حقوق نہ دیئے جائیں اس کے ساتھ زیادتی کرکے نفرت کی دلدل میں دھکیل دیا جائے، اسے برا بھلا کہا جائے اور اسے فراموش کردیا جائے تو وہ اسباب کیا ہیں؟ اگر یہ ڈنڈا اٹھانے والے مجرم ہیں تو ان کو ان حالات کی طرف دھکیلنے والے بھی سب مجرم نہیں؟ ہم مغرب سے کہتے

حافظ عبدالقیوم نعمانی کو صدمہ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے خلیفہ مجاز اور جامعہ مصباح العلوم منظور کالونی کراچی کے مہتمم جناب حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ کے فرزند بھائی محمد یوسف خان کو گزشتہ دنوں کورنگی ڈھائی کراچی میں فائرنگ کرکے شہید کردیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اس سانحہ جانکاہ سے چند دن قبل حضرت نعمانی صاحب کے عزیز رفیق قاری غلام محمد صاحب بھی اس دار فانی سے کوچ کرگئے۔ اللہ جل شانہ ان حضرات کی بال بال مغفرت فرمائے۔ حافظ صاحب اور دیگر عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے اللہ تعالیٰ بھائی محمد یوسف خان کے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کی کفایت اور کفالت فرمائیں۔ آمین۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری، قاضی احسان احمد، محمد انور رانا، سید انوار الحسن، مولانا محمد سہیل ممتاز، حافظ محمد سعید لدھیانوی، محمد طیب لدھیانوی، مولانا محمد اعجاز، محمد وسیم غزالی، عبداللطیف طاہر اور جملہ کارکنان ختم نبوت حضرت حافظ صاحب کے غم میں شریک ہیں اور مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کرتے ہیں۔ قارئین ختم نبوت سے بھی اپیل ہے کہ مرحومین کو اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

ہیں بلکہ پوری دنیا سے کہتے ہیں کہ دنیا کے فاصلے سمٹ گئے ہیں ہم سب ایک دوسرے کے قریب ہیں، ہماری ضروریات ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ آیئے ہم طے کریں کہ ہم سب کی ضروریات کیا ہیں ان کو سمجھ کر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر ایک دوسرے کا احترام کریں، آیئے ہم اپنے پیغام کا تعین کریں، اگر دوستی اور امن کا پیغام ہے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن آپ ہماری شریعت کے مالک نہ بنیں اور اپنی مرضی سے ہماری شریعت کی تعبیر نہ کریں، ہماری شریعت کے ماہر موجود ہیں انہی کو حق ہے کہ وہ اس کی تشریح کریں ہر ایک کو ہمارے مذہب اور شریعت کا حق نہیں دیا جا سکتا، جس طرح کسی عدالت کے آئین، کسی مملکت کے قانون کی تشریح اس کے ماہرین کے علاوہ کسی اور کا حق نہیں تو ہماری شریعت اور ہماری تہذیب وتمدن کی تشریح کا حق ہمیں ہی حاصل ہیں۔ پارلیمنٹ اور عدالتوں کے فیصلوں کو پوری دنیا میں تسلیم کیا جاتا ہے اور پارلیمنٹ اور آئین کے فیصلے کے بعد کہہ دیا جاتا ہے کہ اب اس میں کسی کو کچھ کہنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ پاکستان کی پارلیمنٹ نے اور دنیا کی مختلف عدالتوں نے جب یہ فیصلہ دے دیا کہ مرزائی وقادیانی یعنی احمدی غیر مسلم ہیں تو اس فیصلہ کو تسلیم کرنا چاہئے اور ہمیں پوری دنیا میں بغیر جدل اور مجادلہ کے احسن انداز میں اس پیغام کو پوری دنیا میں پہنچانا چاہئے، اسلام کو کوئی ختم نہیں کرسکتا، اس کی حفاظت اللہ نے کرنی ہے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم پوری شائستگی سے دین کے پیغام کو اور اس کے ابدی اور اصل حقائق کو پوری دنیا کے سامنے پیش کریں، اللہ تعالیٰ ہماری جدوجہد کو قبول فرمائے۔

مسلم کونسل آف گیل گرے کینیڈا کے نمائندے اور وہاں کے ممتاز عالم دین شیخ جمال محمود لبنانی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم کینیڈا کے مسلمانوں کے نمائندے کی حیثیت سے اس کانفرنس میں شریک ہوئے ہیں اور اسے اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے بنیادی عقائد، ایمانیات اور ختم نبوت کا عقیدہ یہ صرف چند عقائد نہیں بلکہ اسلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دفاع کا کام دیتے ہیں اور یہ عقائد اور ایمانیات اسلام میں پیدا ہونے والے ان تمام بیکٹیریا اور جراثیم کو ختم کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی ایک جرثومہ اور بیکٹیریا ہے جو اسلامی عقائد کو ختم کرنے کے لئے مسلمانوں میں پیدا کیا گیا ہے لیکن انشاء اللہ مسلمان اپنے ایمانی حمیت وغیرت سے اس بیکٹیریا کو ختم کرکے دم لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام ہر جگہ اور ہر خطہ میں پہنچے گا اور قیامت کی صبح تک باقی رہے گا، اگرچہ کفر اسے پسند نہیں کرے گا اور وہ اس پر خوش نہیں ہوگا لیکن اسلام پھیل کر رہے گا اور اسے کوئی نہیں روک سکے گا۔

علامہ ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹر نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی راہنمائی کی، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات مانو، خلفائے راشدین کی اتباع کرو، صحابہ کرام مہاجرین و انصار اور ان کے تابعین، تبع تابعین پھر ائمہ کرام اور ہر دور میں فقہاء، علماء، مشائخ اس امت کی راہنمائی کرتے رہیں گے اور کسی دور میں بھی یہ مسند خالی نہیں رہی اور نہ قیامت تک خالی رہے گی لہٰذا کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

مولانا فضل دادا نے کہا کہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے چند عقائد اور ایمانیات کو ماننا اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے، ان کو مانے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ ان میں ختم نبوت پر ایمان لانا بھی ضروری ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی نے ختم نبوت کا انکار کیا ہے لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مولانا عبدالحمید وٹو نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن کریم نے مسیح ابن مریم کہا اور وہ زندہ ہیں اور آخری دور میں ایک امتی کی حیثیت سے آئیں گے اور دجال کو قتل کریں گے، یہ قرآن وحدیث نے ہمیں بتایا اب ہمیں معلوم نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جس کے باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ ہے وہ کس طرح مسیح بن گیا؟

مولانا ابراہیم بریڈفورڈ نے کہا کہ امام مہدی آئیں گے ان کا نام محمد ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا، مکہ مکرمہ میں حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی کا مہدی ہونے کا دعویٰ بھی باطل ہے۔

کانفرنس کی اس دوسری نشست سے حافظ ممتاز احمد، ڈاکٹر نصیر احمد سواتی، مولانا قاری عمر نے بھی خطاب کیا۔

مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا کام کرنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی حفاظت کرنا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہر دور میں آج تک امت مسلمہ نے اس ذمہ داری کو نبھایا ہے اور آج شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی قیادت میں امت یہ فریضہ انجام دے رہی ہے۔

شاعر اسلام سید سلمان گیلانی اور طاہر چشتی نے بارگاہ رسالت میں ہدیہ عقیدت پیش کیا، اس نشست کی صدارت حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی اور آپ کی دعا پر اس نشست کا اختتام پذیر ہوا۔

☆☆..................☆☆

امتِ مسلمہ کو درپیش چیلنجز

ڈیوزبری (برطانیہ) کی مسجد زکریا میں ظہر کی نماز کے بعد خطاب

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا زاہد الراشدی

بعد الحمد والصلوٰۃ! اللہ تعالیٰ کا بے حساب شکر ہے کہ اس نے ہم سب کو اپنے گھر میں نماز کے بعد دین کی کچھ باتیں کہنے سننے کے لئے مل بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائی، اللہ تعالیٰ کچھ بامقصد باتیں عرض کرنے کی توفیق دیں اور ان پر عمل کی توفیق سے بھی نوازیں، آمین یارب العالمین۔

ابھی آتے ہوئے میرے میزبان دوست سلیمان قاضی نے فرمائش کی ہے کہ ”ملت اسلامیہ کو درپیش چیلنجز“ کے عنوان پر کچھ معروضات پیش کی جائیں، یہ ایک وسیع اور متنوع موضوع ہے، جس کے مختلف پہلوؤں پر ایک مجلس میں بات کرنا مشکل ہے، البتہ اس کے چند بنیادی پہلوؤں پر کچھ معروضات پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

امت مسلمہ کو کیا مسائل درپیش ہیں اور کن چیلنجز کا سامنا ہے؟ اسے دینی نقطۂ نظر سے میں چند تدریجی مراحل میں تقسیم کرنا چاہوں گا، پہلا مرحلہ ایک فرد کا ہے کہ ایک مسلمان فرد کے طور پر اسلام ہم سے کیا تقاضا کرتا ہے؟ یہ بہت اہم مرحلہ ہے، اس لئے کہ سوسائٹی اور اجتماعیت کی بنیاد فرد پر ہوتی ہے، افراد مل کر اجتماعیت اور سوسائٹی کی شکل اختیار کرتے ہیں، جس طرح ایک مشین بہت سے پرزوں پر مشتمل ہوتی ہے، اگر ہر پرزہ اپنی جگہ درست ہے اور صحیح کام کر رہا ہے تو مشین بھی صحیح کام کرے گی اور اگر پرزہ درست نہیں ہے اور اس میں خرابی ہے تو مشین بھی صحیح کام نہیں کرے گی، کسی مشین کے صحیح طور پر کام کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس کے تمام پرزے صحیح ہوں، ان میں کوئی خرابی نہ ہو اور اس کے بعد یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ ان کا آپس کا جوڑ صحیح ہو اور نیٹ ورک درست ہو کیونکہ اگر پرزے صحیح ہیں لیکن باہمی جوڑ صحیح نہیں ہے تو بھی مشین صحیح کام نہیں کر سکے گی، اسی طرح سوسائٹی کا معاملہ ہے اگر فرد صحیح ہے اور بحیثیت مسلمان صحیح کام کر رہا ہے، پھر افراد کا باہمی جوڑ صحیح ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کے معاملات درست ہیں تو سوسائٹی کا نظام صحیح ہوگا ورنہ بگڑ جائے گا۔

اسی لئے حضرات صوفیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی توجہ سب سے زیادہ فرد پر ہوتی ہے، وہ فرد اور نفس کی اصلاح کو اپنا ہدف بناتے ہیں اور اسی پر محنت کرتے ہیں، اس لئے کہ اگر ایک مسلمان بطور مسلمان صحیح ہے تو وہ سوسائٹی کا ایک مفید اور کارآمد پرزہ بنے گا لیکن اگر وہ صحیح مسلمان نہیں ہے تو سوسائٹی میں بھی خرابی پیدا کرے گا، چنانچہ سب سے پہلا مرحلہ یہ ہے کہ ہم سب صحیح مسلمان بننے کی کوشش کریں، ایک مسلمان کے طور پر اللہ تعالیٰ اور ان کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و فرامین کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں اور ایمان و عقائد، فرائض و عبادات، حلال و حرام، باہمی حقوق و معاملات اور آداب و اخلاق کے حوالہ سے قرآن و سنت کی تعلیمات کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں، یہ ہمارے لئے پہلا مرحلہ اور دائرہ ہے، جس پر سب سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد دوسرا دائرہ خاندان اور فیملی کا دائرہ ہے اور اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہمارا گھر کا ماحول دینی ہو، اس میں قرآن وسنت کے احکام پر عمل ہو رہا ہو، گھر کے اندر اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و فرامین کی عمل داری ہو، چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی تلقین کرو اور اس پر صبر و حوصلہ سے کام لو یعنی ایک آدمی کا خود اپنے آپ کو نماز کا پابند بنالینا کافی نہیں ہے بلکہ گھر میں نماز کا ماحول پیدا کرنا اور گھر والوں کو نماز روزہ کا پابند کرنا بھی اس کی ذمہ داری ہے، اس آیت کریمہ میں ایک جملہ اور کہا گیا ہے کہ اس پر صبر کرو اس کا ایک معنی مفسرین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ یہ کرتے ہیں کہ گھر والوں کو نماز کا کہنا مشکل کام ہے، اس لئے اس پر صبر و استقامت کا مظاہرہ بھی کرنا ہوگا، یہ بات ویسے بھی سمجھ میں آتی ہے کہ ساری دنیا کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا آسان ہے، لیکن یہ کام اپنے ہی گھر میں کرنا بہت مشکل ہوتا ہے، اسی طرح ساری دنیا سے لڑنا آسان ہے مگر اپنے آپ سے لڑنا اور اپنے نفس کے خلاف جنگ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے، حضرات صوفیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ارشاد گرامی میں اپنے نفس کے خلاف جہاد کو جہاد اکبر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بہرحال فرد اور نفس کی اصلاح کے بعد دوسرا

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.EMAKTABA.INFO

دائرہ فیملی اور خاندان کا ہے اور آج ہمیں درپیش چیلنجز اور تحدیات میں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہمارے گھروں کا ماحول دینی نہیں رہا اور اسلامی احکام وقوانین کی عمل داری ہمارے گھروں کے اندر کم ہوتی جارہی ہے، جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ارشاد گرامی میں فرمایا ہے کہ:

''گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔''

یعنی جس گھر میں نماز کا ماحول نہیں ہے، وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق آباد گھر نہیں ہے بلکہ قبرستان ہے، اسی طرح ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

''جس گھر میں قرآن کریم کی تلاوت نہیں ہوتی وہ ویران گھر کی طرح ہے۔''

اس لئے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے گھروں کو ویرانی سے نکالیں اور انہیں آباد کرنے کی کوشش کریں، جو نماز کا ماحول بنانے، قرآن کریم کی تلاوت اور احکام اسلامی پر عمل کرنے سے ہوگا، تیسرے مرحلہ میں ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ایک مسلم سوسائٹی اور مسلم کمیونٹی میں ہم مسلمانوں کا آپس میں جوڑ کیسا ہے؟ اور ہم ایک دوسرے کے حقوق و آداب میں اسلامی احکام کی پیروی کس حد تک کر رہے ہیں؟ اسلام نے باہمی حقوق و آداب اور معاشرتی اخلاقیات کی جتنی تفصیل بیان کی ہے اور کسی نظام میں اس کی مثال نہیں ملتی، لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ ہماری باہمی معاشرت ان حقوق و آداب اور اخلاقیات سے خالی ہوتی جارہی ہے، جن کی قرآن کریم نے اور جناب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے، اس کی صرف ایک مثال سے اندازہ کرلیجئے کہ دیانت اور امانت کے حوالہ سے ہماری معاشرتی صورت حال کیا ہے؟ آج دنیا کی اقوام میں دیانت اور کرپشن کے حوالہ سے ہمارا کیا تعارف ہے؟ ہمارے پرانے ادوار میں دین اور دیانت کو مترادف سمجھا جاتا تھا اور دیانت کے لئے بھی دین کا لفظ بولا جاتا تھا، لیکن آج دیانت وامانت کا تعلق ہماری دین داری کے ساتھ بھی قائم نہیں رہا، ایک شخص جو دین داری میں مصروف ہے اور اسے عام طور پر مذہبی آدمی سمجھا جاتا ہے لیکن دیانت کے باب میں وہ ناگفتہ بہ حد تک دین سے دور ہوتا ہے، ہمارے ہاں دیانت اس کو سمجھا جاتا ہے کہ کہیں داؤ نہ لگ سکے اور کہیں داؤ لگ گیا ہے تو کوئی بھی معاف کرنے کو تیار نہیں ہوتا افراد ضرور مستثنیٰ ہوں گے اور ہیں، لیکن مجموعی طور پر ہماری حالت یہ ہے کہ ہم نے داؤ نہ لگ سکنے کا نام دیانت رکھ لیا ہے، ہماری اس حالت نے ہمیں دین سے تو دور کر ہی رکھا ہے، ہم دنیا سے بھی اسی کی وجہ سے دور ہیں کہ بین الاقوامی معاملات میں، تجارت میں، لین دین میں اور معاہدات میں ہمارا اعتماد باقی نہیں رہا، حالانکہ ہم سب اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ اگر ہم کرپشن سے نجات حاصل کرلیں اور دیانت وامانت کے خوگر ہو جائیں تو ہمارے پچاس فیصد مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے اور ہم اقوام عالم کی برادری میں اپنا مقام حاصل کرلیں گے، اس لئے ہمیں درپیش آج کی تحدیات اور چیلنجز میں سے ایک بڑا چیلنج یہ ہے کہ ہم اپنے داخلی معاشرہ میں بددیانتی اور کرپشن سے کیسے نجات حاصل کرسکتے ہیں؟ اور دیانت وامانت کے اسلامی احکام ہماری معاشرتی زندگی میں کس حد تک اثر انداز ہوتے ہیں؟

یہ مرحلہ تو دنیا کے کسی بھی ملک میں موجود مسلم کمیونٹی اور سوسائٹی کے لئے ہے، لیکن اس سے اگلا ایک مرحلہ یہ بھی ہے کہ مختلف ممالک میں آباد مسلم سوسائٹیوں کا آپس میں جوڑ اور معاملہ کیسا ہے؟ انڈونیشیا میں مسلمان رہتے ہیں، مراکش میں رہتے ہیں، پاکستان میں رہتے ہیں، ترکی میں رہتے ہیں اور بیسیوں ممالک میں مسلمان اکثریت میں رہتے ہیں، ان کا ایک مسئلہ تو یہ ہے کہ مسلم کمیونیٹیز اور مسلم سوسائٹیوں میں اسلامی احکام وقوانین کی عمل داری نہیں، پھر ان احکام وقوانین کا ایک درجہ یہ ہے کہ حکومتی سطح پر اسلامی قوانین کے نفاذ کا اہتمام ہو، ان ممالک میں نظام شرعی نافذ ہو اور دوسرا درجہ یہ ہے کہ جن احکام وقوانین کا حکومت واقتدار سے تعلق نہیں ہے، ان کا سوسائٹی میں فروغ ہو، رواج ہو اور مسلم سوسائٹیوں میں اسلامی احکام وقوانین اور معاشرتی اخلاقیات پر عمل کا اہتمام پایا جاتا ہو، یہ صورت حال بھی ہمارے سامنے ہے لیکن میں اس سے ہٹ کر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ مسلم ممالک کے مسلمانوں کا ایک دوسرے کے ساتھ تعلق کیسا ہے؟ کیا دنیا بھر کے ممالک ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں، ایک دوسرے کی مشکلات کو اپنی مشکلات سمجھتے ہیں اور مصیبت کے وقت ایک دوسرے کے کام آتے ہیں؟ یہ بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے کہ ڈیڑھ ارب کے لگ بھگ مسلمان دنیا میں آباد ہیں، لیکن مختلف مقامات پر الگ الگ پٹ رہے ہیں، مار کھا رہے ہیں اور مصائب وآلام کا شکار ہیں لیکن ملت کی سطح پر کوئی اجتماعی آواز نہیں ہے اور ایک دوسرے کے کام آنے کا کوئی نظم موجود نہیں ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں ملی سطح پر درپیش چیلنجز میں سے یہ بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔

اس سے آگے بڑھیں تو ایک اور دائرہ اور مرحلہ سامنے آتا ہے وہ یہ کہ ہم اس کرۂ ارضی میں کم و بیش چھ ارب انسانوں کے درمیان رہتے ہیں اور ان

چھ ارب انسانوں کے درمیان فاصلے کم ہوتے جارہے ہیں، اس گلوبل سوسائٹی میں ہم مسلمانوں کا رول کیا ہے؟ اسی تناظر میں آپ حضرات بھی خود کو دیکھ لیں جو غیر مسلم اکثریت کے ممالک میں رہتے ہیں اور خاص طور پر مغربی ملکوں میں رہائش پذیر ہیں، میں اس حوالہ سے غیر مسلموں کو تین درجوں میں تقسیم کر کے ان کے بارے میں مسلمانوں کے طرز عمل کا ایک جائزہ پیش کرنا چاہوں گا۔

غیر مسلموں کی ایک سطح وہ ہے جو تعداد میں اگرچہ بہت کم ہے لیکن وسائل پر کنٹرول کی وجہ سے بہت طاقتور ہے جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مختلف محاذوں پر حالت جنگ میں ہے، سیاست، معیشت، اقتصادیات، عسکریت، سائنس و ٹیکنالوجی اور تہذیب و ثقافت، ہر محاذ پر مسلمانوں کو مغلوب کرنے اور مسلسل مغلوب رکھنے کی کوشش کر رہی ہے، اور بہت سے شعبوں میں مسلمانوں کو مکمل مغلوب کر لینے کے بعد اب تہذیب و ثقافت اور عقیدہ و نظریہ کے محاذ پر مسلمانوں کے خلاف برسر جنگ ہے، اس کی پوری کوشش یہ ہے کہ مسلمانوں کی تہذیب اور ثقافت وعقیدہ کو مکمل شکست دے کر انہیں مغربی فلسفہ و ثقافت کے سانچے میں ڈھال لیا جائے، اس کے لئے میڈیا، لابنگ اور بریفنگ کے جدید ترین ہتھیاروں سے لیس ہے، سوال یہ ہے کہ غیر مسلموں کے اس طبقہ کا سامنا کرنے اور ان کی مسلط کردہ جنگ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں؟ ان افراد اور اداروں کی خدمات سے انکار نہیں ہے جو مختلف مقامات پر اس سلسلہ میں انفرادی طور پر مصروف عمل ہیں، لیکن اجتماعی طور پر عالمی سطح پر اور ملی دائرے میں اس چیلنج کا ہم کس طرح سامنا کر رہے ہیں؟ یہ ہمارے لئے چیلنج بھی ہے اور لمحہ فکریہ بھی ہے اور خاص طور پر علمی اداروں اور دینی مراکز کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس صورت حال کو سمجھیں اور اسلام اور مسلمانوں کے عقیدہ و ثقافت کو اس خوفناک یلغار سے بچانے کے لئے کردار ادا کریں۔

غیر مسلموں کا دوسرا دائرہ ان لوگوں کا ہے جو اسلام سے متعارف تو ہیں لیکن کنفیوژن کا شکار ہیں، وہ اسلام کے دشمن نہیں ہیں، اسلام کو سمجھنا چاہتے ہیں، اس کے قریب آسکتے ہیں، لیکن شکوک وشبہات کا شکار ہیں، اسی طرح برطانیہ کے ایک دانشور جم مارشل نے جو پارلیمنٹ کے ممبر بھی رہے ہیں ایک مرتبہ ایک جلسہ میں کہا تھا کہ:

> "ہمارے سامنے اسلام کی تین الگ الگ تصویریں ہیں: ایک تصویر وہ ہے جو ہمارے بڑوں نے ہمارے ذہنوں میں بٹھا رکھی ہے اور نسل در نسل ہمارے ذہنوں میں منتقل ہوتی آرہی ہے، دوسری تصویر وہ ہے جب ہم تاریخ میں اسلام اور تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو اسلام کی ایک بالکل مختلف تصویر ہمارے ذہنوں میں بنتی ہے لیکن جب ہم اپنے درمیان رہنے والے مسلمانوں کو دیکھتے ہیں تو ان دونوں تصویروں سے مختلف ایک الگ تصویر بن جاتی ہے، اسلام کی ان تین الگ الگ تصویروں نے ہمارے ذہنوں میں کنفیوژن قائم کر رکھا ہے، اگر مسلمان اس کنفیوژن کو دور کرنے کی کوئی صورت نکال لیں تو مغرب میں مقیم بہت سے لوگ اسلام کو سمجھنے کے لئے خواہش رکھتے ہیں اور اس کے لئے تیار ہیں۔"

جم مارشل کی یہ بات بالکل درست ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ غیر مسلموں کی ایک بہت بڑی اکثریت اس دائرہ میں ہے جو اسلام کے نام سے متعارف ہے، اس کی کچھ تعلیمات سے بھی واقف ہے اور مسلمانوں کو دیکھ رہی ہے، لیکن اسلامی احکام و قوانین کے بارے میں شکوک و شبہات سے دوچار ہے، کنفیوژن کا شکار ہے، ان کے اس کنفیوژن کو دور کرنے کے لئے آسمان سے فرشتے نہیں اتریں گے، یہ کام ہمیں کرنا ہوگا، لیکن ہمارے ہاں اس قسم کا کوئی اہتمام موجود نہیں ہے اور میں اسے بھی مسلمانوں کو درپیش چیلنجز میں سے ایک چیلنج سمجھتا ہوں، دنیا میں آباد غیر مسلموں کا تیسرا دائرہ اُن لوگوں کا ہے جن تک اسلام کا نام اور اسلام کی دعوت نہیں پہنچی، ایک بڑی تعداد ایسے غیر مسلموں کی دنیا میں موجود ہے، جو اسلام کے نام سے بھی متعارف نہیں اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے بارے میں کوئی واقفیت نہیں رکھتی، ان لوگوں تک اسلام کی دعوت پہنچانا اور انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات، جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت و نبوت اور اسلام کی بنیادی تعلیمات سے واقف کرانا ہماری ذمہ داری ہے اور بدقسمتی سے اس حوالہ سے بھی دنیا میں اجتماعی طور پر کوئی نظم و اہتمام موجود نہیں ہے، افراد اور اداروں کی سطح پر کام ہو رہا ہے لیکن ملی طور پر اور اجتماعی سطح پر اس حوالے سے کوئی فکر نہیں پائی جاتی، یہاں تک تو میں نے بات کی ہے ان تحدیات اور چیلنجز کی، جو ہمیں آج کی انسانی سوسائٹی میں دینی حوالے سے مختلف سطحوں پر درپیش ہیں اور اب آخر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ان سے نمٹنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

میرے خیال میں ہماری ذمہ داری کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ ہم صورت حال سے باخبر ہوں، مطالعہ کریں، معلومات حاصل کریں اور یہ سمجھنے کی

کوشش کریں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟ ہم نے بے خبری کو ان مسائل کا حل سمجھ رکھا ہے جو درست نہیں ہے، بے خبری کسی مسئلہ کا حل نہیں ہے، شترمرغ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ صحرا میں طوفان کو دیکھ کر اپنا سر ریت میں چھپالیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں طوفان سے بچ جاؤں گا، ہم بھی حالات سے آنکھیں بند کر کے ان کی سنگینی سے بچنے کی کوشش کر رہے ہیں جو غلط طریقہ ہے، اس لئے ہمیں سب سے پہلے باخبر رہنا ہوگا، اس صورت حال کو نظروں کے سامنے رکھنا ہوگا اور حالات کو پوری طرح سمجھنا ہوگا، اس کے بعد دوسرا مرحلہ ہے کہ مختلف شعبوں، دائروں اور شعبوں کے بارے میں معلومات اور واقفیت حاصل کرنے کے بعد ہم جس شعبہ میں اور جس سطح پر کچھ کر سکتے ہیں اس کے لئے ہمیں تیار ہونا چاہئے اور کچھ نہ کچھ ضرور کرتے رہنا چاہئے، اسلام اور مسلمانوں کو درپیش چیلنجز اور تحدیات سے بے خبر رہنا بھی میرے نزدیک جرم ہے، اور لاتعلق رہنا تو اس سے بھی بڑا جرم ہے اور ایمان کے تقاضوں کے منافی ہے اور دینی ذمہ داریوں سے فرار کے مترادف ہے، آپ وہی کچھ کریں جو کر سکتے ہیں اور اتنا ہی کریں جتنا کر سکتے ہیں لیکن کچھ نہ کچھ ضرور کریں، لاتعلق نہ رہیں، بے خبر نہ رہیں اور اپنی ذات کے خول میں بند نہ ہوں، اس لئے ہم سے ہر شخص کو حالات اور مسائل و مشکلات کا پوری طرح ادراک کرتے ہوئے اپنی محنت کا شعبہ اور میدان منتخب کرنا چاہئے اور اپنے ذوق اور ظروف کے دائرے میں جو کچھ بھی کسی بھی سطح پر ہم کر سکتے ہیں، اس سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سے نوازیں اور قبولیت و ثمرات سے بھی بہرہ ور فرمائیں۔ آمین یارب العالمین۔

(بشکریہ ماہنامہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

مکتوب بنام نیپال

قادیانی گھرانے کا قبولِ اسلام

مکرمی و محترمی جناب حضرت امیر صاحب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج عالی بخیر ہوگا۔

ابھی پچھلے دنوں سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر برتا بازار ضلع جھاپا مشرقی نیپال میں ضلعی سطح کا دو روزہ جلسہ ہوا، جس میں تمام مکتبہ فکر کے حضرات شریک ہوئے۔ توحید، رسالت، آخرت اور ختم نبوت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ شرکا نے اچھا اثر لیا، خطابی پروگرام کے بعد علاقہ کا جائزہ لیا گیا اور سب نے مل جل کر حفاظت دین کی خاطر جدوجہد کرنے کا عزم کیا، پھر پورے ضلع پر نگاہ نظر رکھنے کے لئے ایک رابطہ کمیٹی بنائی گئی۔ آخر میں ختم نبوت اور رد قادیانیت سے متعلق پمفلٹس اور اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ صدر مجلس مولانا غلام رسول فلاحی صاحب کی دعا پر مجلس برخاست ہوئی۔ اسی طرح ۲۶/ جمادی الاول ۱۴۳۰ھ کو جامع مسجد دیوان گنج میں ذمہ داران مجلس تحفظ ختم نبوت اور مقامی لوگوں کی ایک نشست ہوئی، جس میں ۱۵ افراد پر مشتمل ایک گھرانے نے قادیانیت سے توبہ اور قبول اسلام کا اعلان کیا، تائب ہونے والے محمد ابراہیم نے بیان دیا کہ میں نے کسی دباؤ میں آ کر نہیں بلکہ اپنی مرضی سے اسلام قبول کیا ہے اور اب چاہے میری جان چلی جائے، لیکن میں اسلام سے نہیں پھر سکتا۔ جملہ شرکاء مجلس نے تائبین کے لئے استقامت کی دعا کی۔ تقریباً ۳ بجے سہ پہر مجلس برخاست ہوئی۔ دیگر حالات بہتر ہیں علاقوں کے دورے اور سرگرمیاں بھی بحمد اللہ جاری ہیں، دعا فرماویں اللہ ان ٹوٹی پھوٹی محنتوں کو قبول فرمائے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

والسلام

محتاج دعا

محمد اسلام ندوی

مجلس تحفظ ختم نبوت نیپال

الحاج ماسٹر محمد عمر، خانگڑھ

انکشافِ احوال

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

سمجھ سکو تو ضرورت نہیں سنانے کی
کہ دل کا خون ہے سرخی میرے چھپانے کی

سیّد صدر الدین شاہ صاحبؒ بانی دینی درسگاہ خان گڑھ جو خیر المدارس کے اوّل فضلاء میں سے تھے، مولانا سبحان محمود، سیّد ابوذر بخاری اور مولانا محمد شریف جالندھریؒ مہتمم جامعہ خیر المدارس کے مدرس ساتھی تھے، حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے تھے کہ امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ خان گڑھ تشریف فرما تھے، میں نے پوچھا کہ ''شاہ جی! کیا پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ ممکن ہے؟'' تو امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا:

''شاہ جی! آپ بھی بھولے ہیں، جس ملک کی بنیادوں میں سیّد حسین احمد مدنی رحمہ اللہ جیسے بزرگ کے سامنے ننگے ڈانس کیے گئے ہوں، وہ شخص کہ جس نے سولہ سال طویل عرصہ تک گنبد رسول کے سائے کے نیچے عرب وعجم کے تشنگان علوم کو حدیث رسول کا درس دیا ہو، اس کی داڑھی کو نوچا گیا ہو... پھر اس ملک میں اسلامی نظام کیسے نافذ ہوگا؟

میں نے چالیس سال پورے ہندوستان کے چپے چپے میں قرآن سنایا، پہاڑوں کو سناتا تو عجب نہ تھا کہ ان کی سنگینی سے دل پھوٹ پڑتے، غاروں سے ہم کلام ہوتا تو جھوم اٹھتیں، چٹانوں کو جھنجھوڑتا تو چلنے لگتیں، سمندروں سے مخاطب ہوتا تو ان سے طوفان بند ہوجاتے، دھرتی کو سناتا تو اس کے سینے میں بڑے بڑے شگاف پڑ جاتے، جنگل کو سناتا تو لہرانے لگ جاتے، دریاؤں کو سناتا تو ان کی روانی رک جاتی، میں نے ان کو خطاب کیا، جن کے دل کی زمینیں بنجر ہوچکی تھیں، جن کے ضمیر عاجز ہوچکے تھے، جن کی پیشانیاں خطرناک تھیں، جن کا نعرہ انا الملک تھا، جن کے سب سے بڑے معبود کا نام طاقت ہے یا دولت؟''

چشم فلک نے وہ نظارہ بھی دیکھا جب لال مسجد میں جامعہ حفصہ کی معصوم طالبات نے اسلام کے نفاذ کا مطالبہ کیا تو ایک سابق حکمران چنگیز جیسے دل رکھنے والے ظالم نے ننھی سی پھول جیسی معصوم بچیوں کو نام نہاد خاموش آپریشن سے خداوند تعالیٰ کے قہر کو دعوت دیتے ہوئے بموں سے اڑا دیا، ہمارا وطن عزیز اس صفحۂ ہستی پر صرف اور صرف اسلام کے نفاذ کے لئے معرض وجود میں آیا، لاکھوں نہیں، کروڑوں درد دل رکھنے والے مسلمانوں نے پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ کے مقدس ترین نعرے کے ذریعے حاصل کیا لیکن کیا ہوا؟....

وطن عزیز! قادیانی سازشوں کی آماجگاہ بن گیا، غریبوں کو ریلیف دینے کی بجائے غرباء اور بھوکے عوام کی فاقہ مستی پر مست ہونے والے مشرف جیسے فرعون صفت ظالم نے روشن خیالی کے نام پر فوجی حکمرانوں نے پورے نو سال تک قوم پر امریکی آشیرباد سے اس غریب ملک پر مسلط رہ کر مظالم کے پہاڑ ڈھادیے، بے شک رات کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو صبح کا اجالا ضرور ہوکر رہتا ہے؟

جئے گا ظالم کب تک کسی کا خانہ خراب کرکے
یاد رکھیں، لیں گے بدلہ، اللہ حساب کرکے

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے ملفوظات میں ہے کہ:

''کفر سے حکومتیں نہیں بدلتیں، ظلم سے حکومت بدلتی ہے۔''

نوابزادہ نصر اللہ خان مرحوم فرماتے تھے کہ:

''پاکستان غریب مسلمانوں کا واحد سہارا ہے، اندلس میں مسلمانوں نے شان وشوکت سے حکومت کی، نااہل اور عیاش حکمرانوں کی وجہ سے اندلس میں اسلام کا نام تک مٹ گیا۔''

مملکت پاکستان میں ۶۲ سال کا طویل عرصہ گزر گیا، مظلوم انسانیت اپنے حق وانصاف کے حصول کے لئے عدالتوں میں برسوں دھکے کھاتے پھرتے ہیں، انصاف نام کی چیز ''عنقاء'' ہے، علماء سرد مہری کا شکار ہیں، اکابر علمائے دیوبند بالخصوص شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی آئے روز توہین کی جارہی ہے، مدارس کو دہشت گردی کے اڈے کہا جارہا ہے، سرحد اور بلوچستان میں خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے۔

اللہ تعالیٰ وطن عزیز بالخصوص مدارس عربیہ و مساجد کی حفاظت فرمائیں۔ آمین۔

(بشکریہ ماہنامہ الخیر ملتان)

ابوفراز

نفس کے پجاری

لندن میں بسنے والے ایک ہندوستانی نے اپنی کتاب ''لندن کی ایک رات'' میں جنگ عظیم اول ۴۰۔۱۹۴۱ء کے ہوائی حملے کے زمانے کی آپ بیتی میں لکھا ہے:

''اس رات ہم سب دوست احباب کئی دن اور کئی رات کے متواتر حملوں سے تنگ آ کر ایک نہایت پُرتکلف ملی جلی دعوت کے انتظام میں مصروف تھے، مالک مکان نے اپنا باورچی خانہ اور اس کا سب سامان ہمارے حوالے کر دیا تھا اور اوپر کا بڑا کمرہ بھی ناچ کے لئے خالی کر دیا تھا، کوئی پچیس عورتیں اور مرد سب نے مل کر اپنے ہاتھ سے کھانا پکایا، کھا پی کر ہم لوگ ناچ رہے تھے کہ یکایک خطرہ کا سائرن بجا، پہلے تو ایک دم سب خاموش ہو گئے، مگر ناچ بند کئے بغیر ایک بولا کیا ارادہ ہے؟ ایک لڑکی بولی ناچتے رہیں گے، چنانچہ ہم سب ناچتے رہے، گانوں اور قہقہوں سے سارا مکان تو کیا سارا محلہ گونجنے لگا۔''

یہ واقعہ مجھے یوں یاد آیا کہ دو تین عشروں سے ساری دنیا کے مسلمان انتہائی پُرخطر دور سے گزرنے کے باوجود مغربی دھنوں پر ناچے جا رہے ہیں، پہلے عراق، ایران جنگ ہوئی اور ہم ناچتے رہے، پھر کویت کا ڈرامہ اور عراق کے بخیئے ادھیڑنے کا عمل ہوا، مگر ہمارے رویہ میں کوئی فرق نہ آیا، پھر افغانستان پر یلغار ہوئی، لیکن ہمارے کانوں پر جوں تک نہ رینگی پھر عراق کی رہی سہی کسر نکال دی گئی، لیکن ہم میں بے حسی طاری رہی اور اب پاکستان کی سالمیت پر حملے کئے جا رہے ہیں، مگر ہم سب سے بے نیاز مغربی موسیقی میں مست ہیں، کمپیوٹر اور موبائل فون کے ساتھ، دن ہو یا رات بس اپنی ہی دھن میں مگن، کالج جا رہے ہیں اور موبائل کان میں لگا ہے، آفس جا رہے ہیں تب بھی موبائل کان میں لگا ہے، کام کے دوران بھی اکثر موبائل کان میں رہتا ہے، ایف ایم پر میوزک چھوڑنے کو دل ہی نہیں چاہتا، رات ہوئی تو کمپیوٹر پر چیٹنگ شروع، گروپ کی شکل میں لڑکے لڑکیاں گھنٹوں خوش گپیوں میں مصروف ہے ہودہ ویب سائٹس پر دل بہلایا جا رہا ہے، جی ہاں! ہماری بے حسی کا آج یہی عالم ہے۔ اس سخت ترین اور نازک ترین گھڑی میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ، انابت کی کیفیت، استغفار کی کثرت، دل کی شکستگی اور شان عجز وبندگی کہیں نظر نہ آئے گی، نہ ہمارے اخلاق واعمال اور تفریحات ودلچسپیوں میں کوئی فرق نظر آئے گا، مغربی دنیا کے لوگ اس پر فخر کرتے ہیں اور اس کا نام ان کے ہاں استقلال نفس، قوت قلب اور شخصی آزادی ہے، مگر خدا پرست اور مسلمان کے نقطۂ نظر سے یہی قساوت قلب، غفلت، لغو ولہب میں انتہا کی مدہوشی اور خود فراموشی ہے، مغرب تقریباً دو صدی پہلے جس دور سے گزرا آج ہم مسلمان اسی دور سے گزر رہے ہیں اور ان سے زیادہ تیز رفتاری سے یہ فاصلہ طے کر رہے ہیں، اس دور کے ایک مغربی مفکر کے مطابق:

''اس دنیا کا انجام کیا ہے؟ کیا اس زندگی کے بعد کوئی اور زندگی بھی ہے؟ اس کی نوعیت کیا ہے اور اس کے لئے اس زندگی میں کیا ہدایات ہیں؟ اس زندگی کے بعد والی زندگی کو پُرراحت بنانے کے لئے کیا اصول وتعلیمات ہیں؟ روح انسانی کو ابدی راحت اور قلب کو دائمی سکون پہنچانے کا کون سا راستہ ہے؟ اس قسم کے مذہبی سوالات پہلے پیدا ہوتے تھے، ممکن ہے ان کا تشفی بخش جواب نہ ملتا ہو، لیکن اس زمانے کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ایسے سوالات سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتے۔''

چنگیزیت والے دور کی ابتدا میں دنیا نے دو ہولناک جنگیں اور جاپان نے انسانی تاریخ کے دو بہت بڑے المیئے یعنی ایٹم بم کی تباہ کاریاں بھگتیں اور اب دنیا ایک تیسری جنگ عظیم کے دہانے پر کھڑی ہے، یہ تو ہے اجتماعی نتیجہ۔ انفرادی نتیجہ یہ نکلا کہ آج اپنے کتے کو گاڑی کی اگلی سیٹ پر بٹھا کے چاکلیٹ کھلانے اور بوڑھے ماں باپ کو ''اولڈ ہاؤسز'' میں داخل کروا کے مہینوں شکل نہ دیکھنے پر ذرا غیرت نہیں آتی، لڑکے لڑکی کا بغیر شادی کے ایک ساتھ رہنے میں انہیں کوئی عار محسوس نہیں ہوتا، ناجائز اولادوں کی تعداد گننا مشکل ہے، کوئی ماں باپ اپنی جائز اولاد کو بھی تنبیہ کرنے یا سزا دینے کا اختیار نہیں رکھتا، کئی ممالک میں آدمی کی آدمی سے اور عورت کی عورت سے شادی کرنے پر قانوناً کوئی گرفت نہیں، ہر قسم کا نشہ اور جوا ان کی گھٹی میں پڑ چکا ہے، بہت سے مہذب کہلانے والے ممالک میں بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں جانے سے پہلے دو چار ڈالر نقد صرف اس لئے جیب میں رکھنا پڑتے ہیں کہ کوئی ڈاکو کچھ نہ پا کر اسے قتل کرنے سے بھی گریز نہ کرے گا، راتوں کو

نائٹ کلبوں میں وہ وہ کام ہوتے ہیں کہ شیطان بھی پناہ مانگے۔

شخصی آزادی کے نام پر عریانیت اور فحاشی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ شادی کے لئے کنواری لڑکی کا ملنا بھی دشوار ہے اور اب تو سر عام ننگا پھرنے کی اجازت طلب کی جارہی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ جدید سائنس اور ایجادات کے معاملے میں تو وہ اپنی بلندی تک پہنچ گئے ہیں کہ انسانی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی مگر شخصی آزادی کے نام پر اس حد تک گر چکے ہیں کہ جانوروں سے بدتر مخلوق میں شمار کئے جاسکتے ہیں، یہ بات نہیں کہ وہاں موجودہ حالت پر کڑھنے اور افسوس کرنے والے بالکل ختم ہو چکے ہیں، مگر اصلاحی معاملات ان کے ہاتھ سے نکل چکے ہیں، جیسے کہ ہمارے ہاتھ سے نکلتے جارہے ہیں، ذرا اولڈ ہاؤس میں داخل کسی بوڑھے سے اس کے دل کا حال پوچھیں وہ رو رو کر اپنی دکھ بھری داستان سنائے گا اور اپنے آپ کو ہی مورد الزام ٹھہرائے گا کہ غلطی ہماری اپنی تھی، ہم نے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری، اپنے بچوں کی بچپن سے صحیح تعلیم و تربیت کی طرف توجہ نہ دی، ان کو خواہشات نفس پر قابو پانے، رضائے الٰہی کی سچی طلب اور اس کی راہ میں اپنے کو مٹانے کی عادت، جنت سے عشق اور دوزخ کا خوف، علم دین کی سمجھ اور اس کے حصول کی تڑپ، دنیا سے زیادہ آخرت کی فکر جیسے موضوعات پر کبھی سوچنے کا موقع ہی فراہم نہ کیا، اب وہ باہر بے سکونی کی زندگی گزار رہے ہیں اور ہم یہاں انہیں گلے لگانے کو تڑپ رہے ہیں، اگر کسی کی اولاد ہفتہ میں ایک مرتبہ اس سے ملنے چلی آتی ہے تو اس کے ساتھی اس پر رشک کرتے ہیں، یہ ہے ان کا حال۔

مندرجہ بالا تناظر میں آیئے ہم اپنے گریبان میں جھانکتے ہیں:

مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھے بھیک مانگتے کسی بوڑھے آدمی یا عورت سے پوچھیں کہ کیا آپ کی کوئی جوان اولاد نہیں جو آپ کی کفالت کرے؟ اکثر جواب ملتا ہے کہ ہمارے بیٹے ہیں، ہم نے اپنا پیٹ کاٹ کر انہیں خوب پڑھایا لکھایا، ان کی پسند کی شادیاں کیں، اب ان کی بیویاں ہمیں گوارا نہیں کرتیں اور بیٹے ان کے کہنے میں آکر ہم سے بدظن ہو گئے اور کوئی ہمیں اپنے ساتھ رکھنے کو بھی تیار نہیں، بلکہ اول فول بکتے ہیں، اب ہمارے ملک میں ''اولڈ ہاؤسز'' تو ہیں نہیں جو ہم ان میں داخل کر دیئے جائیں، ابھی بات کتوں کو گاڑی کی اگلی سیٹ پر بٹھا کر چاکلیٹ کھلانے تک تو نہیں پہنچی مگر اپنی گرل فرینڈ کو بٹھا کے آئس کریم کھلانے اور شاپنگ کرانے سے بھی آگے نکل چکی ہے اور کبھی کبھی کسی کوڑے کنڈی پر نوزائیدہ بچے کی لاش بھی پڑی مل جاتی ہے۔

بیشتر گھرانوں میں ماں باپ مارنا تو درکنار اپنی جوان اولاد کو ڈانٹ بھی نہیں سکتے کہ اپنی عزت اپنے ہاتھ، کالج اور یونیورسٹیوں کے طلبا و طالبات میں نشہ کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے، شاید ہی کوئی محلہ ہو جہاں نوجوان لڑکے ٹی ٹی لئے صبح کے وقت دفتر کے لئے نکلنے والے اکثر لوگوں کو ان کے دروازہ پر ہی نہ لوٹ لیتے ہوں، موبائل فون کی لوٹ مار عام بات ہے، اور کسی نے ذرا سی بھی مزاحمت کی اور جان سے گیا۔ گاڑیوں اور بسوں میں بھی لوٹ مار بڑھتی جاری ہے، عورتوں کا برقع تو کافی پہلے اتر چکا اب عریانی کا اندازہ شہر کے کسی بڑے بازار میں جانے سے ہو جاتا ہے، شادی بیاہ و دیگر تقریبات تو فیشن شو بن کر رہ گئی ہیں، گو کہ ابھی ان کے ہم پلہ تو نہیں ہوئے مگر وہ بھی اس درجہ تک ایک دم نہیں پہنچے، ان کے بڑوں نے بھی ابتدا میں ان معاملات پر چشم پوشی اسی طرح کی تھی جیسی کہ اب ہم کر رہے ہیں اور اس سب بگاڑ کا واحد سبب دین سے دوری ہے۔

اصلاح احوال کی ذمہ داری، درد دل کے ساتھ ہم نے اپنے علماء مشائخ کو سونپی ہوئی ہے، ہم خود صبح سے رات گئے تک کولہو کے بیل کی طرح مال و جاہ بڑھانے میں مشغول ہیں اور ہماری اولادیں کسی

تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس کا کامیاب انعقاد

سرگودھا (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے زیر اہتمام ختم نبوت اکیڈمی سرگودھا میں دس روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس منعقد ہوا۔ جس میں اسکول، کالج، یونیورسٹی اور مدارس کے طلبا کے علاوہ عوام الناس نے بھرپور جوش و جذبہ سے شرکت کی۔ شرکاء کورس میں خاص طور پر قرب و جوار کے شبان ختم نبوت کے کارکنوں کی کثیر تعداد بھی شریک ہوئی۔ یہ کورس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ کی زیر سرپرستی منعقد کیا گیا کورس کے جملہ انتظامات نوجوان عالم دین، سرگودھا کے جنرل سیکریٹری مولانا محمد رضوان اسامہ کے سپرد تھے۔ مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، فقیہ العصر مولانا مفتی عبدالشکور ترمذیؒ کے فرزند مولانا مفتی عبدالقدوس ترمذی، مولانا نور محمد مقامی امیر سرگودھا، مولانا غلام حیدر اور دیگر علماء نے لیکچر دیئے اور شرکاء کورس کو تحفظ ختم نبوت کے لئے تیار کیا۔ طلبا نے ہر سال کی طرح اس سال بھی کورس سے خوب استفادہ کیا اور اپنے آپ کو ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے پیش کیا۔ حق تعالیٰ جملہ احباب کی سعی کو قبول فرمائے۔

اور سے تربیت پارہی ہیں، اولاد تو اولاد ہم خود اپنی طرف سے بھی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں، ذکر اذکار، نماز وغیرہ کا اہتمام ہم خود نہیں کرتے تو ہماری اولاد کیسے کرے گی؟ علماء و مشائخ سے تعلق ہم نے قائم نہیں کئے تو ہماری اولاد کہاں سے کرے گی، اشاعت دین کا کام ہم اپنی ذمہ داری نہیں سمجھ رہے تو ہماری اولاد کیسے سمجھے گی، دینی کتب کا مطالعہ کرنے کی ہمیں فرصت نہیں تو انہیں فرصت کب ملے گی؟ دین ہم نے خود نہیں سیکھا تو انہیں کیسے سکھائیں گے، کون بتائے گا کہ جس چیز کے پیچھے آنکھوں پر پٹی باندھ کر دوڑ رہے ہو وہ تو سراب ہے، آنکھ بند ہوتے ہی سراب چھٹ جائے گا اور حقیقت سامنے آجائے گی، کپڑے تک اتار لئے جائیں گے، بس لٹھے کی دو چادریں، نرم بستر اور تکئے کے بجائے کھردری زمین پر پڑے رہیں گے، قیامت تک قبر میں عذاب اور آخرت میں جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا، یہاں کی گرمی تو برداشت نہیں کر پاتے، وہاں کی پتھر کو پگھلا دینے والی آگ کیسے برداشت کر پائیں گے؟ جب یہ سب سوچیں گے تو دل نرم پڑ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے گریہ وزاری کرنے اور سچی توبہ کرنے کا موقع نصیب ہو جائے گا۔

نماز، روزے کی پابندی کرنا آسان ہو جائے گا۔ دین کے کاموں کے لئے دربدر پھرنا سہل ہو جائے گا، وقت کی قدر رکھنا آجائے گا، آل و اولاد پر کنٹرول کا دھیان رہنے لگ جائے گا، جب یہ تبدیلی آجائے گی تو آخرت پر یقین پختہ ہوتا چلا جائے گا، اور موت کا خوف دل سے نکل جائے گا، اخلاق و اعمال والی زندگی گزارنا پھر کچھ مشکل نہ ہوگا، مگر یہ سب اپنے نفس کو کچلنے سے ہی ہوگا۔ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا قول ہے کہ آدمی اور جنت میں صرف ایک قدم کا فاصلہ ہے، ایک پیر اپنے نفس پر رکھو اور دوسرا جنت میں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نفس کے پجاریوں کی اندھی تقلید سے اپنی پناہ میں رکھے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر مسلمان دوسرے کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگانے کی کوشش میں مصروف ہو جائے چاہے خود اعمال کے لحاظ سے کتنا بھی کمزور کیوں نہ ہو، تاکہ اللہ تعالیٰ کو ہم پر رحم آجائے اور ضلالت کے بادل جو بڑی تیزی سے ہماری طرف بڑھتے چلے آرہے ہیں، چھٹ جائیں۔ صرف یہی ایک طریقہ ہمارے لئے نجات کا باقی ہے، ورنہ پھر انتظار کریں کہ جب گھرے بادل بجلیوں کے ساتھ ہم پر ٹوٹ پڑیں، سمندر ہم پر چڑھ دوڑے، آندھی طوفان ہمیں گھیر لیں، زلزلے ہمیں زمین میں دھنسا دیں اور ہمیں توبہ کی بھی مہلت نہ ملے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو ہدایت اور اس پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

سہ ماہی ختم نبوت کنونشن ٹنڈوآدم

(رپورٹ: مولانا محمد طاہر)

ٹنڈوآدم .... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و شبان ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک سہ ماہی عظیم الشان ختم نبوت کنونشن مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی کی زیر صدارت اور علامہ احمد میاں حمادی کی زیر نگرانی مرکزی جامع مسجد ختم نبوت سے متصل منعقد ہوا، جس کا آغاز حافظ محمد طارق حمادی نے تلاوت کلام پاک سے کیا، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد طاہر نے ادا کئے، افتتاحی خطاب میں مولانا محمد راشد مدنی نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوآدم نے فیصلہ کیا ہے کہ شہر میں تمام مساجد کے علاوہ ہر تین ماہ میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کنونشن کسی بھی مناسب مقام پر منعقد ہوگا، جبکہ قریبی دیہاتوں میں پندرہ دن میں ایک کنونشن اور ضلع سانگھڑ بھر میں ممبر سازی کے بعد کنونشن ہوں گے اور تمام کنونشز کا مقصد تحفظ ختم نبوت کا شعور پیدا کرنا اور قادیانیوں کی غیر آئینی سرگرمیوں کی روک تھام اور مسلمانوں کے دلوں میں حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اجاگر کرنا ہوگا، حضرت علامہ احمد میاں حمادی نے مختصر خطاب فرمایا جس کے بعد حافظ تاج محمد، حافظ عبدالرحمن الحذیفی اور حافظ محمد فرقان انصاری نے مختلف نعتیں و نظمیں پیش کیں، ان کے بعد مجلس کے مرکزی راہنما حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی نے ایمان افروز خطاب میں کہا کہ قادیانی اپنے جھوٹے نبی اور مذہب کے لئے کام کر رہے ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم پہلے سے زیادہ جانفشانی سے ختم نبوت کا کام کریں اور قادیانیت کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔ انہوں نے کہا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ نے فضائل تبلیغ میں حدیث نقل کی ہے۔ حضرت ابودرداءؓ راوی ہیں کہ "جب تم نہی عن المنکر چھوڑ دو گے تو تم رو رو کے دریا بہا دو گے تب بھی تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی" اور آج سب سے بڑا منکر قادیانی ٹولہ ہے، مسلمان علماء اس کے خلاف لب کشائی کریں۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے اقلیتی امور کے وزیر موہن لال کی رپورٹ جس میں کہا گیا ہے کہ قادیانی آبادی میں سو فیصد اضافہ ہوا ہے، مسترد کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی پیسے دے کر اپنی آبادی بڑی لکھوا دیتے ہیں۔ ہمارے قائد مخدوم المشائخ امیر مرکزیہ نے تمام علماء سے اپیل کر رکھی ہے کہ ہر ماہ کا ایک جمعہ قادیانیت کے خلاف بیان کرنے کے لئے وقف کردیں، جس پر الحمدللہ! عمل شروع ہے۔ کنونشن کے انتظامات مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر حاجی محمد عمر جونیجو، ناظم محمود حسین قریشی، محرم علی راجپوت، محمد ہاشم بروہی، ماسٹر شاہنواز ابڑو، محمد عمیر شیخ، محمد شاہد طارق محمود چانگ اور دیگر احباب نے کئے، جبکہ کنونشن میں جے یو آئی کے امیر مولانا محمد عثمان سموں، حاجی محمد ہاشم، قاری محمد عباس، قاری نذر محمد، قاری محمد عباس خاصخیلی، مفتی محمد امان اللہ بلوچ، تعلقہ ناظم چاچا غلام مرتضیٰ جونیجو اور دیگر معززین نے شرکت کی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی کے خطاب کے بعد معروف خطیب قاری کامران احمد کا بیان ہوا، انہوں نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والے اللہ کے احسان مند رہیں کہ اللہ نے ان کو اپنے نبی کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے سربکف رکھا ہوا ہے، وہ مجاہدین ختم نبوت مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے اس کنونشن کا انعقاد کیا، رب کریم جملہ احباب کی محنت کو قبول فرمائے۔ آمین۔

پانچویں قسط

مرزا قادیانی کے وجوہِ ارتداد

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

۱۰:...... مرزا قادیانی کی امت:

۱/۸۶۔ ’’جس طرح پہلے نبی رسول اپنی امت میں نہیں رہے، میں بھی نہیں رہوں گا۔‘‘ (ریویو اردو بابت ماہ جنوری ۱۹۰۳ء، ریویو اکتوبر ۱۹۰۶ء، ج:۵ ص:۳۹۷، مجموعہ اشتہارات ج:۳ ص:۹۹)

۲/۸۷۔ ’’پہلا مسیح صرف مسیح تھا۔ اس لئے اس کی امت گمراہ ہوگئی۔ اور موسوی سلسلہ کا خاتمہ ہوا۔ اگر میں بھی صرف مسیح ہوتا تو ایسا ہی ہوتا۔ لیکن میں مہدی اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بروز بھی ہوں۔ اس لئے ’’میری امت‘‘ کے دو حصے ہوں گے۔ ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ اختیار کریں گے اور یہ تباہ ہوجائیں گے اور دوسرے وہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گے۔‘‘ (اخبار الفضل، قادیان، ج:۳، نمبر:۸۳، مورخہ ۲۶ جنوری، ۱۹۱۶ء، قادیانی مذہب، فصل:۴، نمبر:۳۳)

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کے سلسلہ میں آخری اور فیصلہ کن بات

مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت اس کے پہلے جانشین حکیم نورالدین کی وفات (مارچ ۱۹۱۴ء) تک ایک تھی۔ مارچ ۱۹۱۴ء میں مرزا قادیانی کے بڑے صاحبزادے مرزا محمود احمد قادیانی، مرزا کے گدی نشین ہوئے اور جماعت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ ایک کا مرکز بدستور قادیان رہا، جس کی قیادت مرزا محمود کے ہاتھ میں تھی اور دوسرے فریق نے مسٹر محمد علی صاحب ایم اے کی قیادت میں اپنا مرکز احمدیہ بلڈنگس لاہور کو بنالیا۔ اول الذکر کو ’’قادیانی جماعت‘‘ کہا جاتا ہے اور مؤخر الذکر ’’لاہوری جماعت‘‘ کہلاتی ہے۔ قادیانی جماعت، مرزا غلام احمد قادیانی کو بغیر کسی جھجک کے ’’نبی‘‘ کہتی اور مانتی ہے، اور لاہوری جماعت یہ تو تسلیم کرتی ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں نبی و رسول کا لفظ اپنے لئے بے شمار جگہ استعمال کیا ہے، مگر وہ یہ تاویل کرتی ہے کہ اس سے مراد حقیقی نبوت نہیں بلکہ مجازی نبوت ہے۔ ان دونوں فریقوں سے مرزا صاحب کی ٹھیک ترجمانی کون کرتا ہے؟

اختلاف سے پہلے:

اس کا فیصلہ دو طریقے سے بڑی آسانی سے ہوسکتا ہے، اول یہ کہ یہ دیکھا جائے کہ اختلاف سے پہلے مرزا قادیانی کے پیروؤں کا عقیدہ کیا تھا؟

محمد علی امیر جماعت لاہور کا عقیدہ:

اس سلسلہ میں سب سے پہلے خود لاہوری جماعت کے قائد امیر اول جناب مسٹر محمد علی صاحب ایم اے کے متعدد حوالے گزشتہ سطور میں گزر چکے ہیں کہ وہ مرزا صاحب کو نبی برحق مانتے ہیں، ان کی وحی اور معجزات لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے، مرزا پر نزول جبریل کے قائل تھے، مرزا کے معصوم عن الخطا ہونے کا اعلان کرتے تھے اور مرزا صاحب کی جماعت کے بارے میں یہ صراحت کرتے تھے کہ:

۱/۸۸۔ ’’تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ ہے۔‘‘ (مباحثہ راولپنڈی، ص:۲۴۰)

پس جس طرح عیسائیت اختیار کر لینے کے بعد کوئی شخص یہودی نہیں کہلاتا، اسی طرح مرزائیت اختیار کرنے کے بعد کوئی شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

۲/۸۹۔ جناب محمد علی صاحب نے باقرار صالح مقدمہ کرم دین بنام مرزا غلام احمد قادیانی میں مورخہ ۱۹۰۴/۵/۱۳ء کو بطور گواہ استغاثہ بیان دیتے ہوئے کہا کہ:

’’مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے اور اس کے مرید اس کے دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے نبی ہیں۔‘‘ (مباحثہ راولپنڈی، ص:۲۷۲)

مسٹر محمد علی کے اس عدالتی بیان سے دو باتیں واضح ہیں، ایک یہ کہ مرزا صاحب مدعی نبوت ہے اور دوسرے یہ کہ جس طرح مسلمان پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو ’’سچا نبی‘‘ سمجھتے ہیں، اسی طرح مرزا قادیانی کو ماننے والے اس کو سچا نبی مانتے ہیں۔

امیر جماعت لاہور محمد علی لاہور کا ایک قول:

۳/۹۰۔ "The Ahmadiyya Movement stands in the same relation to Islam in which

Christianity stood to Judaism."

ترجمہ:.....تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ ہے۔" (اقتباس از "مباحثہ راولپنڈی" مطبوعہ قادیان ص:۲۴۰)

حکیم نورالدین کا عقیدہ:

حکیم نورالدین صاحب دونوں جماعتوں کے متفق علیہ خلیفہ اور پوری جماعت کے نمائندہ و ترجمان تھے، ان کا عقیدہ ملاحظہ ہو:

۱/۹۱۔ حکیم صاحب ایک خط میں جو مرزا صاحب کی زندگی میں لکھا گیا تھا، لکھتے ہیں:

"موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتوے کا مستحق ہے۔ اس سے بڑھ کر خاتم الانبیاءؑ کے مسیح کا منکر ہے۔ صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ میاں صاحب! اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے ارشاد فرماتا ہے کہ ان کا قول ہوتا ہے لانفرق بین احد من رسلہ اور آپ نے بلاوجہ یہ تفرق نکالا کہ صاحب شریعت کا منکر کافر ہو سکتا ہے اور غیر صاحب شرع کا کافر نہیں۔ مجھے اس تفرقہ کی وجہ معلوم نہیں۔ جن دلائل و وجوہ سے ہم لوگ قرآن کریم کو مانتے ہیں، انہیں دلائل و وجوہ سے ہمیں مسیح کو ماننا پڑا ہے۔ اگر دلائل کا انکار کریں تو اسلام ہی جاتا ہے۔" (بدر ۱۸/ جولائی ۱۹۰۷ء، مباحثہ راولپنڈی ص:۲۶۷)

لاہوری جماعت کا عقیدہ و اعلان:

حکیم نوردین صاحب کے زمانے میں لاہوری جماعت کے قائد اول مسٹر محمد علی ایم اے اپنے چند رفقاء کے ساتھ قادیان چھوڑ کر لاہور میں فروکش ہو گئے تھے اور یہاں احمدیہ بلڈنگ سے ایک اخبار "پیغام صلح" نکالنا شروع کیا تھا۔ کسی نے ان کی طرف سے یہ غلط فہمی پھیلا دی کہ پیغام صلح کے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ (جو بعد میں لاہوری جماعت کہلائے) مرزا صاحب کو نبی و رسول نہیں سمجھتے، غالباً حکیم صاحب کی طرف سے اس پر باز پرس ہوئی ہوگی، اس لئے اخبار "پیغام صلح" میں مندرجہ ذیل وضاحتی اعلان جاری کیا گیا:

۹۲/۲۔ "ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالیٰ چھوڑ نہیں سکتے۔" (اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۷/ ستمبر ۱۹۱۳ء)

اور اس کے چالیس دن بعد اعلان کیا گیا کہ:

۹۳/۳۔ "معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی شخص نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح لاہور کے ساتھ تعلق ہے۔ خدائے تعالیٰ کو جو دلوں کا بھید جاننے والا ہے۔ حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں۔ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اس کو کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔"

(اخبار پیغام صلح لاہور ۱۶/ اکتوبر ۱۹۱۳ء، بحوالہ اخبار الفضل قادیان ۱۴/ دسمبر ۱۹۴۱ء)

اختلاف کے بعد:

اختلاف کے بعد جب جماعت دو دھڑوں میں تقسیم ہوگئی تو جماعت کی اکثریت (جس کی تعداد ۹۹ فیصد تھی، النبوۃ فی الاسلام ص:۲۶۸) وہ بدستور مرزا کی نبوت کی قائل رہی اور اب تک قائل ہے اور ایک قلیل گروہ نے (جس کی تعداد ایک فیصد تھی) مرزا قادیانی کی نبوت کا انکار کر دیا اور اس کے نبوت کے دعوؤں میں تاویل کرنے لگی۔ اہل فہم انصاف کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے دعوے کی ٹھیک ترجمانی ان میں سے کون فریق کرتا ہے، آیا وہ فریق، جس کی تعداد ۹۹ فیصد ہے، جس کے بیشتر افراد مرزا کے صحبت یافتہ ہیں اور جن کی قیادت خود مرزا قادیانی کا بیٹا کر رہا ہے یا وہ جماعت جن کی تعداد ایک فیصد ہے، جو اپنے مرکز قادیان کو چھوڑ کر لاہور آ بیٹھے۔ اور جس کے امیر کی حیثیت مرزا قادیانی کے ایک ملازم کی تھی؟ اگر تمام مباحث کو چھوڑ کر بہ نظر انصاف ان ہی دو نکتوں پر غور کر لیا جائے تو لاہوری جماعت کے دعوے کی حقیقت کھل جاتی ہے۔

مرزا کے ارتداد کی دوسری وجہ

حضرت مسیح علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ

اسلامی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلیل القدر صاحب شریعت رسول ہیں، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی حضرت مسیح علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور یہ تین وجہ سے کفر ہے۔ اول یہ کہ اس سے مرزا کا دعویٰ نبوت ثابت ہوتا ہے۔ دوم اس لئے کہ اس سے مرزا کا صاحب شریعت ہونے کا

دعویٰ ثابت ہوتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اس سے حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین ہوتی ہے اور تینوں باتیں کفر ہیں۔

۹۴/۱۔ ’’اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔‘‘ (دافع البلاء ص:۱۳، روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۳۳)

۹۵/۲۔ ’’خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔‘‘ (دافع البلاء ص:۱۳، روحانی خزائن ج:۱۸، ص:۲۳۳)

۹۶/۳۔ ’’خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے...... مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ اگر مسیح بن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں، وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں، وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی ص:۱۴۸، روحانی خزائن، ج:۲۲ ص:۱۵۲)

۹۷/۴۔ ’’پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے۔ تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔‘‘ (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۵، روحانی خزائن ج:۲۲، ص:۱۵۹)

۹۸/۵۔ ’’ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔‘‘ (دافع البلاء ص:۲۰، روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۴۰، درثمین اردو، ص:۵۳)

۹۹/۶۔ ’’اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانے میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں، وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔‘‘ (کشتی نوح ص:۵۶، روحانی خزائن، ج:۱۹، ص:۶۰)

۱۰۰/۷۔ ’’میں عیسیٰ بن مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا، یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا۔ اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں، بلکہ ان سے زیادہ۔ اور یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے۔‘‘ (چشمۂ مسیحی ص:۲۳، روحانی خزائن ج:۲۰، ص:۳۵۴)

۱۰۱/۸۔ ’’مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونے کا کیوں دعویٰ کیا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسیٰ سے بڑھ کر بھی ہو سکتا ہے۔ اندھے کہتے ہیں کہ یہ کفر ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو، پھر کیا جانتے ہو کہ کفر کیا چیز ہے۔ کفر خود تمہارے اندر ہے۔ اگر تم جانتے کہ اس آیت کے کیا معنی ہیں کہ اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم تو ایسا کفر منہ پر نہ لاتے، خدا تو تمہیں یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسول کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو اور تم صرف ایک نبی کے کمالات حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔‘‘ (چشمۂ مسیحی، ص:۲۳، روحانی خزائن، ج:۲۰ ص:۳۵۵)

۱۰۲/۹۔ ’’جو کامیابی اور اثر مسیح ابن مریم کا ہوا وہ تو صاف ظاہر ہے اور جس کمزوری اور ناکامی کے ساتھ انہوں نے زندگی بسر کی وہ انجیل کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتی ہے۔ مگر مسیح موعود جیسے اپنے زبردست اور قوت قدسیہ کے کامل اثر والے متبوع کا پیرو ہے۔ اسی طرح پر اس کی عظمت اور بزرگی کی شان اس سے بڑھی ہوئی ہے۔ جو کامیابیاں اور نصرتیں اس جگہ خدا نے ظاہر کی ہیں۔ مسیح کی زندگی میں ان کا نشان نہیں۔ نہ معجزات میں، نہ پیشگوئیوں میں، نہ تعلیم میں۔ غرض جیسے آنحضرتؐ اپنے مثیل موسیٰ سے ہر پہلو میں بڑھے ہوئے تھے اور گویا آپ اصل اور موسیٰ آپ کا ظل تھے۔ اسی طرح مسیح موعود مسیح موسوی سے نسبت رکھتا ہے۔‘‘ (ملفوظات ج:۴، ص:۱۴۱ الندن و ربوہ)

۱۰۳/۱۰۔ ’’خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو قرآن شریف کی آیتیں پیشگوئی کے طور پر حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب تھیں وہ سب آیتیں میری طرف منسوب کر دیں۔ اور یہ بھی فرما دیا کہ تمہارے آنے کی خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۸۵، روحانی خزائن ج:۲۱ ص:۱۱۱)

۱۰۴/۱۱۔ ’’اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے، اور اگر کوئی امر میری

فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی، اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۰، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۳)

۱۲/۱۰۵۔ ''ہاں میں اس قدر جانتا ہوں کہ آسمان پر خدا تعالیٰ کی غیرت عیسائیوں کے مقابل پر بڑا جوش مار رہی ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مخالف وہ توہین کے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ قریب ہے کہ ان سے آسمان پھٹ جائیں۔ پس خدا دکھلاتا ہے کہ اس رسول کے ادنیٰ خادم اسرائیلی مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہیں۔ جس شخص کو اس فقرہ سے غیظ وغضب ہو اس کو اختیار ہے کہ وہ اپنے غیظ سے مرجائے مگر خدا نے جو چاہا کیا اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے کیا انسان کا مقدور ہے کہ وہ اعتراض کرے کہ ایسا تو نے کیوں کیا۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۰، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۵)

۱۳/۱۰۶۔ ''اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ جب کہ مجھ کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ایک خدمت سپرد کی گئی ہے اس وجہ سے کہ ہمارا آقا اور مخدوم تمام دنیا کے لئے آیا تھا تو اس عظیم الشان خدمت کے لحاظ سے مجھے وہ قوتیں اور طاقتیں بھی دی گئی ہیں جو اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے ضروری تھیں اور وہ معارف اور نشان بھی دیئے گئے ہیں جن کا دیا جانا اتمام حجت کے لئے مناسب وقت تھا مگر ضروری نہ تھا کہ حضرت عیسیٰ کو وہ معارف اور نشان دیئے جاتے۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۱، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۵)

۱۴/۱۰۷۔ ''پھر جس حالت میں یہ بات ظاہر اور بدیہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسی قدر روحانی قوتیں اور طاقتیں دی گئی تھیں جو فرقہ یہود کی اصلاح کے لئے کافی تھیں تو بلاشبہ ان کے کمالات بھی اسی پیمانہ کے لحاظ سے ہوں گے۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۱، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۵)

۱۵/۱۰۸۔ ''پس اگر ہماری فطرت کو وہ قوتیں نہ دی جاتیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات کو ظلی طور پر حاصل کرسکتیں تو یہ حکم ہمیں ہرگز نہ ہوتا کہ اس بزرگ نبی کی پیروی کرو کیونکہ خدا تعالیٰ فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں دیتا۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۲، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۶)

۱۶/۱۰۹۔ ''خلاصہ کلام یہ کہ چونکہ میں ایک ایسے نبی کا تابع ہوں جو انسانیت کے تمام کمالات کا جامع تھا اور اس کی شریعت اکمل اور اتم تھی اور تمام دنیا کی اصلاح کے لئے تھی اس لئے مجھے وہ قوتیں عنایت کی گئیں جو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ضروری تھیں تو پھر اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۳، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۷)

۱۷/۱۱۰۔ ''اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۳، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۷)

۱۸/۱۱۱۔ ''انسانی مراتب پردۂ غیب میں ہیں۔ اس بات میں بگڑنا اور منہ بنانا اچھا نہیں۔ کیا جس قادر مطلق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا وہ ایسا ہی ایک اور انسان یا اس سے بہتر پیدا نہیں کرسکتا۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۳، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۷)

۱۹/۱۱۲۔ ''خدا تعالیٰ کے کام مصلحت اور حکمت سے خالی نہیں۔ اس نے دیکھا کہ ایک شخص کو محض بے وجہ خدا بنایا گیا ہے جس کی چالیس کروڑ آدمی پرستش کر رہے ہیں۔ تب اس نے مجھے ایسے زمانہ میں بھیجا کہ جب اس عقیدہ پر غلو انتہا تک پہنچ گیا تھا اور تمام نبیوں کے نام میرے نام رکھے۔ مگر مسیح ابن مریم کے نام سے خاص طور پر مجھے مخصوص کرکے وہ میرے پر رحمت اور عنایت کی گئی جو اس پر نہیں کی گئی۔ تا لوگ سمجھیں کہ فضل خدا کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۳، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۸)

۲۰/۱۱۳۔ ''پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے۔ تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔ عزیزو! جب کہ میں نے یہ ثابت کردیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہوگیا ہے اور آنے والا مسیح میں ہوں تو اس صورت میں جو شخص

پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے اس کو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہئے کہ آنے والا مسیح کچھ چیز ہی نہیں۔ نہ نبی کہلاسکتا ہے نہ حکم۔ جو کچھ ہے پہلا ہے۔ خدا نے اپنے وعدہ کے موافق مجھے بھیج دیا۔ اب خدا سے لڑو۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۵، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۹)

۲۱/۱۱۴۔ ''میں یہ بات حتمی وعدہ سے لکھتا ہوں کہ اگر کوئی مخالف خواہ عیسائی ہو خواہ بکلفن مسلمان، میری پیشگوئیوں کے مقابل پر اس مسیح کی پیشگوئیوں کو، جس کا آسمان سے اترنا خیال کرتے ہیں، صفائی اور یقین اور بداہت کے مرتبہ پر زیادہ ثابت کر سکے تو میں اس کو نقد ایک ہزار روپیہ دینے کو طیار ہوں۔'' (تذکرہ الشہادتین ص:۲۱،۲۲، روحانی خزائن ج:۲۰ ص:۲۳،۲۴)

۲۲/۱۱۵۔ ''اللہ تعالیٰ کی غیرت نے ایک ادنیٰ غلام کو مسیح ابن مریم بنا کے دکھا دیا۔'' (ملفوظات ج:۵ ص:۱۵)

۲۳/۱۱۶۔ ''وہ خدا جو مریم کے بیٹے پر اترا تھا وہی میرے دل پر بھی اترا ہے، مگر اپنی تجلی میں اس سے زیادہ۔ وہ بھی بشر تھا اور میں بھی بشر ہوں۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۲۷۳، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۲۸۶)

(جاری ہے)

سمرقند میں ایک ایسا قبرستان

پرانے سمرقند میں ایک ایسا قبرستان ہے، جس میں دفن ہونے کے لئے دو شرائط رکھی گئیں: ایک مرحوم اپنے وقت کا مسلم محدث و مفسر ہو، دوسرے یہ کہ مرحوم محدث کا نام محمد ہو۔ انتظامیہ کے لوگ ان شرائط کی اس قدر پابندی کیا کرتے تھے کہ فقہ کی مشہور و معتبر کتاب ''الہدایہ'' کے مصنف قاضی برہان الدین المرغینانیؒ جیسی عبقری شخصیت کو لوگوں نے یہاں دفن کرنا چاہا تو انتظامیہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ان کا نام محمد نہیں تھا۔ اس قبرستان میں محمد نامی محدثین و مفسرین کی چار سو قبور تھیں: ''دفن ہوگا نہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز'' (لاہور سے تا بخاک بخارا اور سمرقند ص:۹۶)

مرسلہ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کر دیتا ہے۔

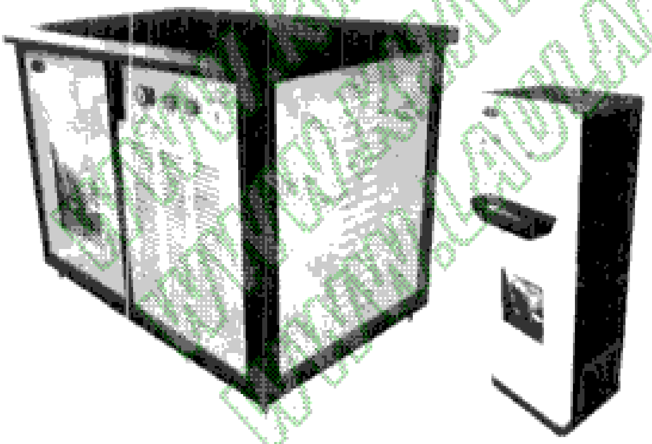

فلاحی اداروں اور سپلائرز کے لئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

مختلف خوبصورت ڈیزائن اور کیپسٹی میں دستیاب ہیں

رابطہ سیل: 0333-2126720

E-mail:monir@super.net.pk

خبروں پر ایک نظر

دہشت گردی کے خاتمے کی مہم کو اسلام کے خاتمے کی مہم نہ بنایا جائے
امریکا اور یورپی ممالک طاقت کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو دبانا چھوڑ دیں
مسلمان عدم تشدد کی پالیسی پر کاربند رہ کر اسلام کے خلاف سازشیں ناکام بنادیں
کاروانِ ختم نبوت سے علماء کرام کا خطاب

برمنگھم (پ ر) دہشت گردی کے خاتمے کی مہم کو اسلام کے خاتمے کی مہم نہ بنایا جائے، امریکا اور یورپی ممالک طاقت کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو دبانا چھوڑ دیں۔ مسلمان عدم تشدد کی پالیسی پر کاربند رہ کر اسلام کے خلاف تمام سازشوں کو ناکام بنادیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مفتی سہیل احمد، مفتی محمود الحسن اور دیگر علمائے کرام نے ومبلڈن، برمنگھم، کراؤلے، اسکاٹ لینڈ اور دیگر شہروں میں کاروانِ ختم نبوت کے تحت منعقد ہونے والے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ یورپ میں اسلام کے حوالے سے سنگین غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ اسلامی تعلیمات نے ہر موقع پر دہشت گردی کا راستہ روک کر امن و امان کے قیام کو یقینی بنانے پر زور دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسلم دنیا نے اسلام دشمن ممالک کی دہشت پسندانہ سرگرمیوں کا جواب کبھی بھی دہشت گردی سے نہیں دیا ہے۔ انہوں نے میڈیا کے ذریعہ اسلام کی توہین کو دنیا میں امن و امان کی صورت حال کو غیر یقینی بنانے کی کوشش قرار دیتے ہوئے اسے کھلی ناانصافی اور تعصب کی بدترین مثال قرار دیا۔ اگر امریکا اور یورپ دنیا میں حقیقی امن کے خواہاں ہیں تو انہیں اسلام کو کچلنے کی موجودہ روش تبدیل کرنا ہوگی، انہوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ 12 جولائی کو برمنگھم میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں بھرپور شرکت کر کے عقیدۂ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان اور اس عقیدہ سے والہانہ عقیدت و تعلق کا ثبوت دیں۔

جمعہ کو پورے برطانیہ میں یوم ختم نبوت پورے مذہبی جوش و خروش سے منایا گیا
علمائے کرام اور مشائخ عظام نے مساجد اور اسلامک سینٹرز میں
نماز جمعہ کے موقع پر عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی
12 / جولائی کی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں مسلمان بھرپور شرکت کریں: علماء و مشائخ کی اپیل

برمنگھم (پ ر) جمعہ کو پورے برطانیہ میں یوم ختم نبوت پورے مذہبی جوش و خروش سے منایا گیا۔ اس موقع پر علمائے کرام نے برطانیہ بھر کی مختلف مساجد اور اسلامک سینٹرز میں نماز جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر روشنی ڈالی۔ مقررین نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں بن سکتا۔ آپ کے بعد کسی کو نیا نبی ماننا اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا جنم قرار دے کر اپنی راہیں مسلمانوں سے جدا کرلی ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ اپنی نوجوان نسل کو اسلام کے بنیادی عقائد سے ضرور آگاہ کریں تاکہ وہ قادیانیوں کے دجل و فریب اور دوسرے فتنوں سے محفوظ رہ سکیں۔ قادیانی، اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبا و طالبات کو گمراہ کر کے ان کا ایمان خراب کرتے ہیں۔ علمائے کرام نے شرکا سے اپیل کی کہ 12 / جولائی کو ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں جوق در جوق شرکت کریں۔ نماز جمعہ کے موقع پر برمنگھم کی سینٹرل جامع مسجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، صدام مسجد میں مولانا سعید احمد جلال پوری، عثمان مسجد میں مولانا اللہ وسایا، مسجد حمزہ میں مفتی خالد محمود، مسجد قبا میں مفتی سہیل احمد، نقیب الاسلام مسجد میں مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، برمنگھم مسجد میں مفتی محمود الحسن، ولور جامع مسجد میں مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کے بیانات و خطابات ہوئے۔ علاوہ ازیں، شفیلڈ میں قاری اسمٰعیل رشیدی، حافظ محمد انور، اسامہ، سفیان انور، مفتی عبدالقادر، رادھرم میں مفتی محمد اسلم، بریڈ فورڈ میں مولانا محمد ابراہیم، مولانا فضل داد، ڈیوز بری میں محمد نعمان، غلام مصطفیٰ، برنلے میں مولانا عزیز الحق، مولانا اسد علی شاہ، ہیڈرز فیلڈ میں مولانا جمیل احمد بند حانی، مولانا نصیب الرحمٰن علوی، مولانا عزیز الرحمٰن، کارڈیف میں مفتی محمد طارق، کراؤلے میں قاری عبدالرشید، آکسفورڈ میں مولانا جمیل، گلاسگو میں محمد اسلم، ویکفیلڈ میں مولانا اسلم علی شاہ، مانچسٹر علامہ خالد محمود، بلیک برن میں مفتی عبدالحمید، مولانا عبدالحق، ختم نبوت سینٹر لندن میں حافظ محمد تمکین، قاری محمد ہاشم، حافظ شبیر احمد سہارن پوری، حافظ محمد ایوب، قاری فیض اللہ چترالی، مولانا خلیل احمد نے بھی ملک بھر کی دیگر مساجد اور اسلامک سینٹرز میں یوم ختم نبوت سے علمائے کرام اور مشائخ عظام کی تقاریر و خطابات ہوئے۔

سہ روزہ ردِّ مرزائیت کورس ٹیکسلا

ٹیکسلا (نامہ نگار) مولانا محمد زکریا صاحب نائب مہتمم مرکز اصلاح وارشاد نے ٹیکسلا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سہ روزہ رد مرزائیت کورس کا اہتمام کیا۔ مولانا محمد زاہد وسیم سے رابطہ کر کے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سے ۳۰/ جون تا ۲/ جولائی بروز منگل، بدھ، جمعرات کا وقت طے کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مقررہ دن علی الصبح ہی مرکز اصلاح وارشاد میں تشریف لے آئے۔ جامعہ عربیہ سراج المدارس کے علماء، طلباء اور مولانا محمد زکریا نے مولانا کو خوش آمدید کہا، ناشتہ سے فراغت کے بعد آرام کیا اور نماز ظہر شیخ طریقت مولانا عبدالغفور کے ہاں مرکزی جامع مسجد ٹیکسلا شہر میں ادا کی۔ کورس کے لئے مولانا محمد زکریا نے دو جماعتیں تشکیل دی ہوئی تھیں، ایک علماء کرام کی اور ایک نوجوانان ختم نبوت کی۔ علماء کرام کی جماعت کے امیر مولانا حبیب الرحمٰن صدر مدرس جامعہ عربیہ تھے، جنہوں نے ٹیکسلا شہر کے تمام علماء کرام سے ملاقات کی اور ان کو کورس میں شرکت کی دعوت دی۔ انہوں نے خطباء حضرات سے اپیل کی کہ ۲۶/ مئی کے جمعۃ المبارک میں ختم نبوت کے عنوان پر بیان کیا جائے۔ دوسری جماعت نے تاجر، وکلا اور ڈاکٹرز حضرات سے ملاقات کر کے ان کو کورس کے لئے تیار کیا۔ جب مولانا شجاع آبادی عصر کی نماز کے لئے حضرت مولانا عبدالغفور کے ہمراہ مرکزی مسجد خاتم النبیین میں تشریف لائے تو الحمدللہ! علماء اور عوام الناس جمع تھے جن کی رجسٹر پر حاضری کی تعداد ۲۶۲ تھی۔ عصر کی نماز کے بعد افتتاحی بیان حضرت شیخ مولانا عبدالغفور مدظلہ نے کیا، کورس کی افادیت اور غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد مولانا شجاع آبادی نے دو نشستوں میں مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت میں جھوٹا ہونے پر پندرہ دلائل قلم بند کروائے۔ دوسرے دن دو نشستوں میں دلائل ختم نبوت، قرآن کریم اور احادیث نبوی کے حوالے لکھوائے۔ تیسرے دن دونوں نشستوں میں حیات عیسیٰ علیہ السلام پر دلائل قلم بند کروائے، روزانہ سوال و جواب کی نشست بھی ہوتی رہی۔ آخری دن ختم نبوت کانفرنس بھی تھی جو عشاء کے وقت شروع ہوئی، اس میں نوجوان خطیب مولانا مفتی شبیر احمد عثمانی نے خطاب کیا اور تلاوت قاری معاویہ حسن کی، نعت شریف حافظ محمد نعمان واہ کینٹ اور حافظ ادریس متعلم جامعہ ہذا نے پیش کی۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ٹیکسلا کی طرف سے کورس کے شرکاء کی حوصلہ افزائی کے لئے تمام شرکاء کو اسناد مولانا شجاع آبادی کے ہاتھ سے دی گئیں اور مولانا عبدالغفور کی دعا پر رات کو کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ الحمدللہ! دوسرے دن بروز جمعۃ المبارک مولانا شجاع آبادی، مولانا محمد زکریا کے ہمراہ واہ کینٹ میں بزرگ ممتاز عالم دین یادگار اسلاف، پروانہ ختم نبوت مولانا محمد اسحاق مدظلہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور جمعۃ المبارک کا خطبہ ان کی مرکزی جامع مسجد الفرقان میں مولانا شجاع آبادی نے ارشاد فرمایا بعد میں ان کے گھر میں ضیافت کا انتظام تھا۔ وہاں پر مولانا کے پوتے مولانا قاسم اور بیٹے محمد ادریس سے بھی تفصیلی بات ہوئی۔ اس کے بعد مولانا شجاع آبادی سرگودھا کے سفر پر روانہ ہوگئے۔

مجلس حلقہ میٹروول کا اجلاس

کراچی (رپورٹ: ابومحمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی حلقہ میٹروول سائٹ کے مقامی علماء کرام کا ایک نمائندہ اجلاس گزشتہ دنوں مدرسہ اشرفیہ امدادیہ میٹروول میں بعد نماز ظہر منعقد ہوا جس میں علاقہ بھر کے جید علماء کرام اور خدام ختم نبوت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کی تلاوت سے ہوا، اس کے بعد مولانا قاضی احسان احمد نے اجلاس کے اغراض ومقاصد اور تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے علاقہ بھر کی صورت حال کا جائزہ علماء اور شرکا کے سامنے پیش کیا۔ اجلاس میں علماء کرام نے تحفظ ناموس رسالت کے مشن کو اجاگر کرنے کے لئے اپنی قیمتی آراء پیش کیں اور اس بات کا عزم کیا کہ ہم اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے مشن کو گلی گلی اجاگر کریں گے اور جھوٹے مدعی نبوت اور اس کی ذریت کا اپنے علاقہ میں مقابلہ کریں گے۔ اجلاس میں علماء کرام نے طے کیا کہ ہر ماہ کا ایک جمعہ، ماہانہ درس، ختم نبوت کورس پروگرام اور دیگر ختم نبوت کے پروگراموں کو عام کریں گے۔ اجلاس میں جامع مسجد قبا میٹروول کے خطیب مولانا عزیز الرحمٰن کو حلقہ میٹروول میں کام کا نگران مقرر کیا گیا جبکہ معاون نگراں کے لئے مولانا مفتی عبدالجبار کا نام تجویز کیا گیا۔ شرکا اجلاس مندرجہ ذیل تھے: مولانا عزیز الرحمٰن نگراں، مولانا عبدالجبار معاون نگراں، مولانا شفیق الرحمٰن، مولانا قاری محمد اختر، مولانا منور خان، مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا محمد عظیم، مولانا آزاد عالم، مولانا نعمت اللہ، مولانا عبداللہ، مولانا طیب مسعود، مولانا عطاء الرحمٰن، محمود قریشی، مولانا محمد منور، مولانا ولی خان، مولانا عبدالحکیم، مولانا عبیدالرحمٰن، مولانا محمد عابد، مولانا فیض ربانی اور دیگر احباب نے بھرپور شرکت کی۔ آئندہ اجلاس ۱۹/ اگست بروز جمعرات بعد نماز ظہر جامع مسجد فاطمہ میٹروول سائٹ میں منعقد ہوگا۔ رب کریم تمام احباب کی شرکت کو قبول فرمائے۔ آمین۔

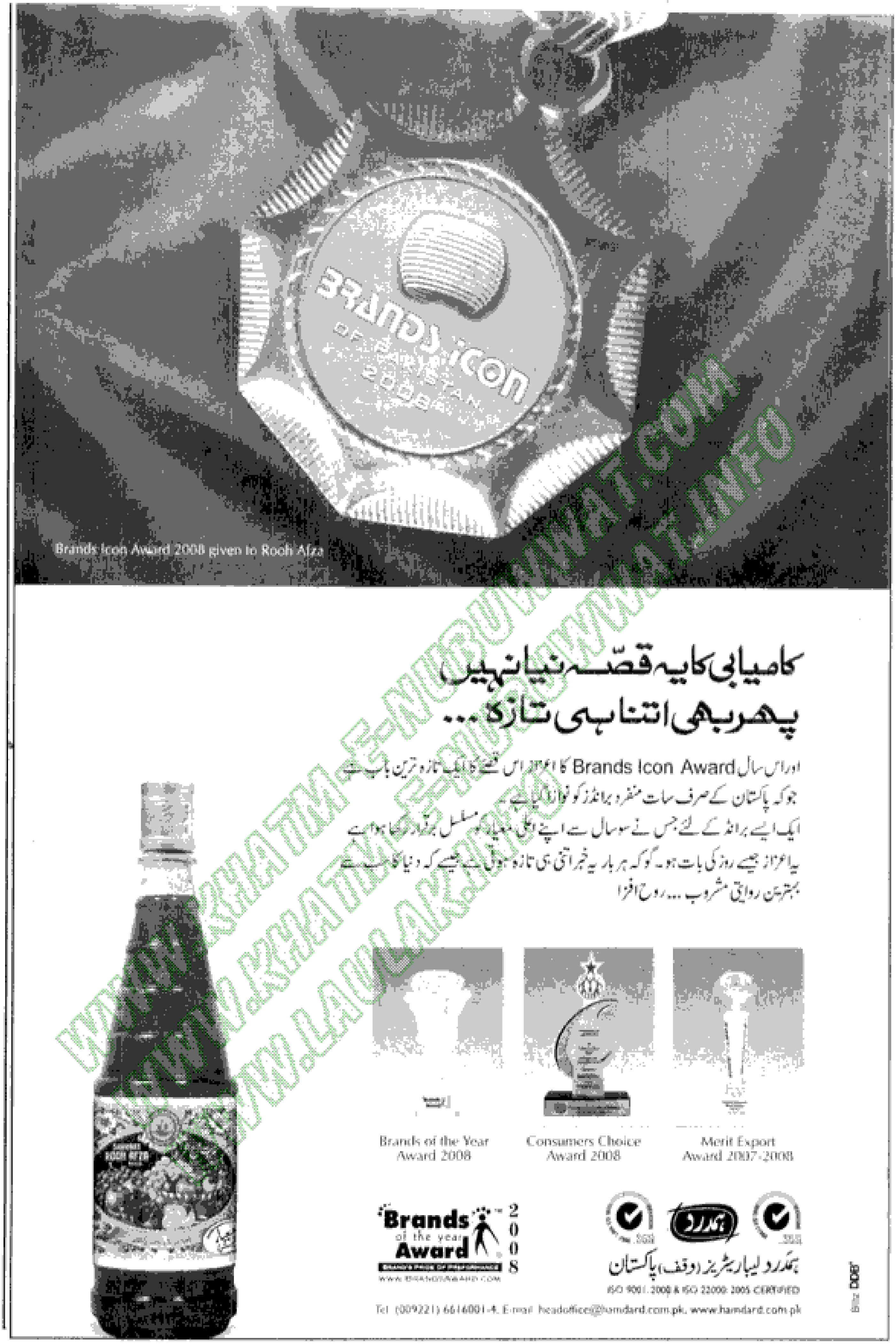
BRANDS ICON OF PAKISTAN 2008
Brands Icon Award 2008 given to Rooh Afza
کامیابی کا یہ قصّہ نیا نہیں
پھر بھی اتنا ہی تازہ...
اور اس سال Brands Icon Award کا اعزاز اس قصے کا ایک تازہ ترین باب ہے
جو کہ پاکستان کے صرف سات منفرد برانڈز کو نوازا گیا ہے۔
ایک ایسے برانڈ کے لئے جس نے سو سال سے اپنے اعلیٰ معیار کو مسلسل برقرار رکھا ہوا ہے
یہ اعزاز جیسے روز کی بات ہو۔ گو کہ ہر بار یہ خبر اتنی ہی تازہ ہوتی ہے جیسے کہ دنیا کا سب سے
بہترین روایتی مشروب ... روح افزا
Brands of the Year Award 2008
Consumers Choice Award 2008
Merit Export Award 2007-2008
Brands of the year Award 2008
ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاکستان
ISO 9001: 2008 & ISO 22000: 2005 CERTIFIED
Tel: (009221) 6616001-4, E-mail: headoffice@hamdard.com.pk, www.hamdard.com.pk

علماء کرام اور خطباء حضرات سے اپیل

ہر ماہ کا ایک جمعہ عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کے لئے وقف کریں

☆ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس اور بنیاد ہے، امام زین بن نجیمؒ نے اپنی کتاب الاشباہ والنظائر کے صفحہ ۲۰۱ پر لکھا ہے کہ: "اذا لم یعرف ان محمد ﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات"... جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، وہ مسلمان نہیں ہوسکتا، اس لئے کہ ختم نبوت پر ایمان لانا ضروریات دین میں سے ہے...

☆ قرآن وسنت اور آئین پاکستان کی رو سے قادیانی کافر ہیں، مگر قادیانی خود کو مسلمان اور امت محمدیہ کو کافر کہہ کر قرآن وسنت اور آئین سے بغاوت کر رہے ہیں۔

☆ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے بعد تحریک نظام مصطفیٰ، تحریک ایم آر ڈی، شیعہ سنی تنازعہ، لسانی قضیہ، عراق، ایران، کویت جنگیں، افغانستان میں روسی پھر امریکی یلغار، سقوط عراق سے سانحہ لال مسجد تک اور نامعلوم کتنے ہوشربا اور سنگین مسائل اور مجبوریوں کی وجہ سے ختم نبوت کے تحفظ کا کام اور قادیانیت کے احتساب کا عمل خطابت کے میدان میں ثانوی حیثیت اختیار کرگیا، حالانکہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ اور جہاد جیسے فرائض کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور سیرت طیبہ سے ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک سے ہے، جس کا بیان ان حالات میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔

☆ عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی پاسبانی کے مترادف ہے۔

☆ لہٰذا تمام خطبا حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ کم از کم ہر ماہ کا ایک جمعہ مسئلہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کر کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید مرزائیت کے عنوان پر امت کی راہنمائی فرماتے ہوئے شفاعت نبوی کے مستحق بنیں۔ فتنہ قادیانیت سے خود بچنا اور امت کو بچانا ہمارے فرائض میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین۔

والسلام فقیر خان محمد عفی عنہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4514122